صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 18 اکتوبر 2010ء بمطابق 9 ذیقعدہ 1431ہجری صبح گیارہ بجکر تین منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

كَيْفَ يَهْدِى ٱللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ وَشَهِدُوٓا۟ أَنَّ ٱلرَّسُولَ حَقٌّ وَجَآءَهُمُ ٱلْبَيِّنَـٰتُ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ O أُو۟لَـٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ ٱللَّهِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ O خَـٰلِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ ٱلْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ O إِلَّا ٱلَّذِينَ تَابُوا۟ مِنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ O إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بَعْدَ إِيمَـٰنِهِمْ ثُمَّ ٱزْدَادُوا۟ كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلضَّآلُّونَ O صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيم

(ترجمہ): اللہ ایسے لوگوں کو کیونکر راہ دکھائے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے ہیں کہ بے شک یہ رسول سچا ہے اور ان کے پاس روشن نشانیاں آئی ہیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔ ایسے لوگوں کی یہ سزا ہے کہ ان پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ وہ مہلت دیے جائیں گے۔ مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور نیک کام کیے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہو گئے پھر انکار میں بڑھتے گئے ان کی توبہ ہر گز قبول نہیں کی جائے گی اور وہی گمراہ ہیں۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، سوال نمبر 840۔

* 840۔ محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تمام کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر محکمہ کے ملازمین کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جو تفصیل محکمہ جات سے وصول ہوئی ہے، اس کے مطابق 2584 کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کیا گیا ہے۔

(ب) 2584 ملازمین کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ یاسمین ضیاء: نه جی، دیکښے خو څه سپلیمنټری کوئسچن زما نشته دے، البته ډیر ډیټیل سره دوئ ما ته جواب راکړے دے او ټول ډیټیل کتلو نه بعد ما ته معلوم شو چه جیل کښے ډیر لوئر ګریډ کلاس فور او دغه شان ملازمین هم او زه په دے باندے حکومت Appreciate کوم چه دومره غټ خلق او د هغوی د روزګار مسئله ئے حل کړه او واقعی دا ئے ډیر ښه کار کړے وو۔ Thank you so much۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بی بی۔ شکر دے تاسو لږ، ښه ده Appreciation هم پکار وی، کله کله دا هم پکار وی او هر وخت Criticism ښه نه وی۔ تھینک یو۔

Noor Sahar Bibi, Question No. 841, not present. Again Noor Sahar Bibi, Question No. 866, not present. Again Noor Sahar Bibi, Question No. 867, not present. This Question is very good Informative Question but presented very late.

چه دا ولے زمونږ د ګورنمنټ نه لیټ راغلے دے او که سیکریټریټ لیټ راوا غستو؟ محترمه نعیمه نثار صاحبه۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں رول 48 کے تحت اس پر نوٹس دینا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Which one?

Mr. Abdul Akbar Khan: 867.

جناب سپیکر: میں نے تو اس کی بڑی Appreciation کی، میں تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: 867 دے جی۔

جناب سپیکر: Just a minute جی، 867، Written بھیج دیں۔ محترمہ نعیمہ نثار بی بی، سوال نمبر 959۔

* 959۔ محترمہ نعیمہ شاہین نثار: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 1996 میں بعض ملازمین برطرف کر دیئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مرکزی حکومت نے مذکورہ ملازمین کی بحالی کیلئے صوبائی حکومت کو فنڈز فراہم کئے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مذکورہ ملازمین کی بحالی کیلئے منصوبہ بندی کر لی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ ملازمین کو کب تک بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس ضمن میں جناب بشیر احمد بلور، سینیئر وزیر کی سربراہی میں قائم کردہ کمیٹی غور و حوض کر رہی ہے۔

(د) مذکورہ ملازمین کی بحالی وفاقی حکومت سے فنڈ ملنے سے مشروط ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Ms. Naeema Shaheen Nisar: Thank you, no Sir.

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو بی بی۔ آپ سے یہ ہماری معزز اراکین، لیڈیز بڑی Positive ہو رہی ہیں، عبدالاکبر خان! یہ کیا وجہ ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، اچھا ہے جی۔

جناب سپیکر: سکندر خان! (ہنستے ہوئے) سید محمد صابر شاہ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں یہاں پر ایک ایڈجرنمنٹ موشن موو ہوئی تھی تو حبیب الرحمن تنولی صاحب نے اور بشیر صاحب نے اس پر Commitment کی تھی کہ جو کمیٹی چیف منسٹر صاحب نے بنائی ہے، یہ برطرف ملازمین کی میں بات کر رہا ہوں، تو اس کا اجلاس بلایا جائے گا لیکن کوئسچن میں تو یہ لکھا

ہے،اس کاآپ آخری جزدیکھیں تو یہ مذکورہ ملازمین کی بحالی وفاقی حکومت سے فنڈ ملنے سے مشروط ہے تو پھر اس کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے اور یہ بات چونکہ Already decide ہوئی ہے کہ وفاق سے فنڈ ملنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اس پہ نوٹس دے دیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ٹھیک ہے جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بات آپ کی صحیح ہے،اس پہ ڈسکشن ہو جائے گی۔ سید محمد صابر شاہ صاحب، سوال نمبر، نہیں ہیں؟

(اس مرحلہ پر سید محمد صابر شاہ، رکن اسمبلی ایوان میں تشریف لے آئے)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، یہ پیر صابر شاہ صاحب تو آ گئے ہیں، چلو اچھا ہوا ہے لیکن پھر بھی ان کو اجازت دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیر صاحب! ابھی تو میرے منہ سے آواز نکلی ہے لیکن کیا کریں، جناب لاء منسٹر صاحب! کوسچن ہے کہ نہیں۔ (ہنستے ہوئے) جی، پیر صابر شاہ صاحب کا کوسچن نمبر 701، بڑے عرصے بعد آئے ہیں، مہمان ہیں۔

* 701 _ <u>سید محمد صابر شاہ:</u> کیاوزیر محکمہ انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد، فرنٹیئر ہاؤس ایبٹ آباد اور دیگر ریسٹ ہاؤسز میں اراکین اسمبلی کو رہنے کا استحقاق حاصل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں مختلف معیار کے لحاظ سے درجہ بندی کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ممبران اسمبلی کو مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں کس درجے پر رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جناب عالی! ہمارے پاس کل 69 کمرے ہیں جو کہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی، سیکرٹری صاحبان اور سینیئر افسران کیلئے پہلے آئے اور پہلے پائے کی بنیاد پر الاٹ کئے جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی درجہ بندی نہیں کی گئی ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Any supplementary?

جناب سید محمد صابر شاہ: ٹھیک ہے جی، کوئی نہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Syed Qalb-e-Hassan.

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ دیکھیں، پیر صاحب تو کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے لیکن کوئی بھی ممبر اس پہ سپلیمنٹری کر سکتا ہے۔

Mr. Speaker: Why not.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ Basic، جو اسمبلی ہے، یہ بھی ایک انسٹی ٹیوشن ہے اور ہائی کورٹ بھی ایک انسٹی ٹیوشن ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: ان کے ہیڈز کو اگر آپ کمرے Reserved دے دیں تو ٹھیک ہے، ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتے لیکن یہ باقی کمرے جو ادھر بند پڑے ہیں اور ان کیلئے Reserved ہیں کہ وہ اگر وہاں آئے تو آئے اگر نہیں آئے تو کوئی اور آنریبل ممبر ادھر نہیں جا سکتا تو میرے خیال میں اگر حکومت اس پر غور کرے یا تو پھر سب کو ایک ایک کمرہ دے دیں، یہ نہیں کہ کسی کے ایک، دو، چار، دس Reserved کمرے ہوں اور باقی جو لوگ اگر وہاں پر جاتے ہیں اور ادھر کمرہ خالی بھی ہوتا ہے لیکن وہ نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: جی۔ جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): یہ آپ سید محمد علی شاہ باچا کے سوال کی طرف ریفر کر رہے ہیں، اس میں جی۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں، یہ محمد علی شاہ باچا کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ابھی وہ ٹھیک نہیں ہوا ہے؟

وزیر قانون: جی، اس طرح ہے کہ کابینہ میں بھی اس قسم کے کوئسچنز اٹھے تھے تو وہ پھر مجھے یہ ڈیوٹی دی گئی تھی کہ آپ اس کے اوپر اپنی کوئی Finding دیں اور اس کے متعلق لاء ڈیپارٹمنٹ کوئی Legal Opinion دے تو ہم نے یہ کہا ہے کہ اس قسم کی چیزیں ممکن نہیں ہیں اور کسی کیلئے Dedicated کمرے نہیں ہونے چاہئیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ Entitled ہیں، سپیکر صاحب بھی Entitled ہیں، چیف سیکریٹری بھی لیکن اس کے Entitled اگر ایک دن، دو دن، تین دن جاتے ہیں اسلام آباد تو میں وہ اس حد تک۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، چونکہ جلدی میں ہم کو بعض اوقات اسلام آباد جانا پڑ جاتا ہے اور ہم اسٹیٹ آفیسر کو فون کرتے ہیں یا جاتے ہیں تو وہ اکثر ہوتا ہی نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم کو بڑی تکلیف ہوتی ہے بکنگ کرانے میں، تو میری یہ تجویز ہے کہ یہ اسمبلی کے اسٹیٹ آفیسر کو دے دینا چاہیئے تاکہ ہمیں آسانی ہو اور کسی کو تکلیف نہ ہو۔

وزیر قانون: عبدالاکبر خان صاحب نے جی، عبدالاکبر خان صاحب نے محمد علی شاہ باچا کا جو کوئسچن ہے، اس پہ سپلیمنٹری کیا تھا۔ میرے بھائی، انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ اس پہ واقعی بات تھوڑی صحیح ہے، اس کی طرف ہم آرہے ہیں لیکن پیر صاحب تو Withdraw ہوگئے نا، وہ تو Satisfied ہیں، Pir Sahib is satisfied، محمد علی شاہ صاحب کا جو کوئسچن ہے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: دا عبدالاکبر خان صاحب چه کومه خبره اوکړه، د هغے ضمنی جواب به مونږ ورکړو بیا خیر دے د هغوی سوال چه راشی نو دوئ ته به جواب ورکړو۔ ربښتیا خبره ده چه دوئ څه وائی چه Entitled څوک وی خو صحیح ده او چه Entitled نه وی او د هغه په نوم کمرے وی، دا غیر مناسب خبره ده ځکه چه د ټولو خلقو Right شته، د دے ښه ساده جواب دے په دیکښے او د ټولو خپل خپل حق دے چه د چا دا اختیار شته، Entitled دے، که د هغوی ځان له کمره وی نو وی به، اضافی کمره ورکول دا د دے ټولو ملګرو خواهش دے چه د دے اجازت نه دے پکار، لهذا مونږ د دوئ د جذباتو احترام کوؤ او هم داسے پکار ده چه اوشی۔

جناب سپیکر: ویلکم میاں صاحب، دا لږ کهلاؤ دغه سره داسے ښه وی، جی خیر دے که دا زما کمره هم اخلئ نو واخلئ خو (ہنستے ہوئے) سید محمد علی شاہ صاحب، جاوید عباسی صاحب کون آپ کو بول رہے تھے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ویسے تو یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب کی بات سے آپ سب Satisfy ہوگئے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ میاں صاحب نے کہا ہے تو ان کی بات سر آنکھوں پہ مگر جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں بہت سے لوگوں کو بڑی شکایت ہے، Specially فرنٹیئر ہاؤس اسلام آباد سے۔ وہاں چونکہ بکنگ کا جو سسٹم انہوں نے رکھا ہے، پہلے یہ ہوتا تھا کہ یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ سے بکنگ ہوتی تھی اور یوں آسانی تھی، اب چونکہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے نیچے انہوں نے ایک اور افسر بٹھا دیا تو لوگوں کو اکثر، ایک آدمی یہاں سے اسلام آباد چلا جاتا ہے جناب سپیکر، اور اسلام آباد پہنچ جاتا ہے اور اس کو کمرہ چاہیئے ہوتا ہے، لاہور سے آرہا ہے، کراچی سے آرہا ہے تو جناب فرض کریں وہ جو اسٹیٹ آفیسر صاحب ہیں، وہ دو دو دن آدمی کو نہیں ملتے ہیں اور لوگوں کو وہاں بڑی پریشانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سہولت ہونی چاہیئے کہ اسمبلی سیکریٹریٹ کے یہاں آپ کے جو اسٹیٹ آفیسر ہیں، ان کے ساتھ یہاں بکنگ ہونی چاہیئے تاکہ آسانی ہو جائے ممبران کیلئے اور کئی سوال ہمارے پاس آئے ہیں، کمیٹی کے پاس بھی، تو وہ یہ کہتے ہیں کہ جناب ہمارے پاس کمرہ نہیں ہے اور جب وہاں Physical inspection کی جاتی ہے تو وہاں کمرے موجود ہوتے ہیں تو یہ سہولت ممبران صاحبان کیلئے ہونی چاہیئے، ان کو مہیا ہونی چاہیے لیکن ایسا ہو نہیں رہا۔ ابھی میاں صاحب نے کہہ دیا ہے کہ یہ بہت اچھی بات ہے اور آج سے یہ بات ٹھیک ہو جائے گی لیکن جو بکنگ کا طریقہ کار ہے جناب سپیکر، وہ ٹھیک نہیں ہے اور وہ تب ہی ٹھیک ہو سکتا ہے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا جو اسٹیٹ آفیسر ہے، وہ بکنگ کرے سر۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! انہوں نے درست فرمایا ہے، اس لئے کہ تکلیف ہے اور شکایت ہے، ہمیں بھی اس کا پتہ ہے اور جس طریقے سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہ ہونا چاہیئے، یہ بھی درست ہے اور وہاں پہ بھی ہونا چاہیئے، اس لئے کہ اگر ایک جگہ ہو تو یہ پشاور میں رہتے ہیں تو ان کو یہاں پہ آسانی ہو جاتی ہے، کبھی کبھار اسلام آباد ہی میں ضرورت پڑتی ہے تو وہاں پہ بھی ہونی چاہیئے اور جس طریقے سے بھی ایم پی ایز کو Facilitate کیا جا سکتا ہے وہی طریقہ اپنایا جائے گا، تو اگر کوئی بھی شکایت ہو تو شکایت بھی سر آنکھوں پہ، شکایت دور بھی کریں گے اور یہ ہماری ذمہ داری بھی ہے اور بالکل ان کو کوئی شکایت آئندہ نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ اور بات کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ سیکرٹریٹ، اس گورنمنٹ کے سیکرٹریٹ کے ملازمین کو ادھر سے ٹھیک ہے اور جو اسمبلی کے آنریبل ممبرز ہیں، ان کی بکنگ آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی سے ہوا کرے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی ہاں، اسمبلی سے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اسمبلی سے۔

جناب سپیکر: نہیں، تو Duplication نہیں ہوگی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب، ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم میاں صاحب کے بڑے مشکور ہیں کہ انہوں نے بہت اچھے طریقے سے اس کو Explain کیا، چونکہ یہاں پر گورنمنٹ فنکشنریز بھی جاتے ہیں، سیکرٹریز یا جو گورنمنٹ فنکشنریز ہیں، وہ بھی جاتے ہیں تو ان کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ سے بکنگ کرا لیں یا ہو سکتا ہے میٹنگ ہو اور میٹنگ کو Extend کرنا ہے Next day کیلئے، تو ٹھیک ہے، ہم یہ نہیں کہتے، دیکھیں اگر یہاں پر اسٹیٹ آفس یا ادھر ایم پی ایز ہاسٹل میں ہو، فرنٹیئر میں ہو تو ٹھیک ہے، آپ جو بھی مناسب سمجھتے ہیں، یا مل بیٹھ کے کچھ کمرے اسمبلی سیکرٹریٹ کے وہ کر لیں تاکہ ایم پی ایز جو ہیں اور وہ دونوں اپنا کوآرڈینیشن ایک دوسرے کے ساتھ کریں، اسٹیٹ آفس اور یہ، کہ اگر ان کو کمرے کی ضرورت ہے، ان کے پاس خالی کمرہ ہے تو یہ ان کو دے دیں، اگر ان کے پاس خالی کمرہ ہے، تو ان کو ضرورت ہے تو وہ ان کو دے دیں، ایک Liaison ہونا چاہیئے اسمبلی سیکرٹریٹ کا اور مطلب ہے کہ گورنمنٹ کا جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہے، تو میرے خیال میں تھوڑی سی آسانی رہے گی اور سب کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب! ایسا ہے کہ ابھی ایسی جو مشکل یہ بتا رہے ہیں، ایک Genuine Problem ہے اور اس حوالے سے ہم کہہ رہے ہیں، یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ خالی کمرے ہوتے ہیں لیکن وہ ہمیں نہیں بتاتے۔ اسکی تو کوئی گنجائش ہی نہیں ہے، اگر ایسا کبھی ہوا تو بالکل جو بھی آفیسر وہاں پر موجود ہوگا اسکو سزا بھی دی جائے گی اور آنریبل ممبر سے جھوٹ بولنا تو کسی طور پر مناسب نہیں ہے، خالی کمرہ ہو تو اسی کا حق ہے اور انہی کو دیا جائے گا۔ کسی نے بھی جھوٹ بولا ہو تو اسکا نام ریکارڈ پر لائیں، ہم ضرور اسکو سزا دیں گے۔ رہی یہ بات کہ Mutual understanding ہو، ہماری آپس میں، تو وہ

Understanding کی بات ہے۔ جو Facility کی بات ہے، ابھی تک جو طریقہ کار ہے تو میرے خیال میں وہ درست ہے، درست اس لئے ہے کہ یہاں سے بھی ہو سکتا ہے اور اسلام آباد سے بھی ہو سکتا ہے، شکایت اتنی سی ہے کہ کچھ کمرے لوگوں کے نام پر کر دیئے گئے ہیں اور کچھ کمرے خالی ہیں اور انکو بتایا جاتا ہے کہ بھرے ہوئے ہیں تو یہ شکایت چاہے کہیں سے بھی ہو تو یہ شکایت ہو سکتی ہے، لہذا اس شکایت کو دور کرنا ہے تو میں یہ کہونگا کہ اس شکایت کو ہم دور کریں گے، اگر پھر بھی کوئی شکایت رہی تو بالکل ہم یہی بتانا چاہتے ہیں اور تمام جو آفیسر ہیں، انکو ہدایات دیتے ہیں کہ آئندہ کیلئے ایسی شکایت نہیں ہونی چاہیئے، ہوئی تو پھر اسکا ازالہ کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ مفتی کفایت اللہ صاحب، سوال نمبر 770۔

* 770 _ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر خزانہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہ سے ماہانہ گروپ انشورنس کی کٹوتی کی جاتی ہے اور ریٹائرمنٹ پر یہ رقم واپس نہیں کی جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملک میں باقیماندہ انشورنس سکیمیں Mature ہونے پر بمعہ منافع رقم واپس کی جاتی ہیں؛

(د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبائی گورنمنٹ سرکاری ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر دیگر انشورنس پالیسی کے قواعد وضوابط کے مطابق اصل رقم بمعہ منافع ادا کرنے کیلئے تیار ہے؛

(ii) اگر جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) (i) جی نہیں، ایسا ممکن نہیں ہے۔

(ii) صوبائی حکومت کے ملازمین کو دی جانے والی سکیم گروپ ٹرم انشورنس ہے، ٹرم انشورنس کے تحت آنے والی سکیموں پر دنیا کے کسی بھی ملک میں Mature ہونے پر اصل زر بمعہ منافع ادا نہیں کیا جاتا کیونکہ اس سکیم کے تحت نہایت ہی کم پریمیم کے عوض بھاری رقم Claim کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، مثال کے طور پر سکیل ایک تا چار کے ملازمین سے ماہانہ کٹوتی مبلغ 44 روپے کی جاتی ہے جبکہ ناگہانی موت کی

صورت میں مرحوم کے ورثاء کو مبلغ ./150,000 روپے کی ادائیگی کی جاتی ہے جبکہ ایسی سکیم جس میں Maturity پر ملازمین کو ادائیگی کی سہولت میسر کی جائے تو ایسی -/150,000 روپے کی رقم کیلئے ملازمین سے ماہانہ مبلغ -/700 روپے کی کٹوتی بیس سال کے عرصہ کیلئے کرنا پڑے گی جو کہ ان پر ایک اضافی بوجھ ہوگا۔ موجودہ سکیم کے تحت جہاں ناگہانی موت کی صورت میں ادائیگی کی جاتی ہے وہیں پر ملازمین کی معذوری پر ادائیگی کی شرط بھی موجود ہے۔اسکے علاوہ اگر کوئی سرکاری ملازم ریٹائر ہو جائے تو بغیر کسی ماہانہ کٹوتی کے پانچ سال تک مفت انشورنس کی سہولت دی جاتی ہے۔ واضح رہے کہ گروپ انشورنس کا مقصد گروپ کی قلیل شراکت سے موت کا شکار ہونے والوں کا فائدہ ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری جی، بل پکښے شته؟

مفتی کفایت اللہ: او جی، په دیکښے ما د یو خبرے پوښتنه کړے وه او د هغے دوئ جواب ټهیک را کړے دے جی او د جواب باره کښے متعلقه محکمے ته حراج تحسین هم پیش کومه خو یو ضمنی سوال لرمه چه دوئ دا جواب را کړے دے چه د قواعدو مطابق دا ممکنه نه ده چه صوبائی ګورنمنټ سرکاری ملازمینو له د ریټائرډمنټ نه وروستو هغه رقم به هم بمع منافع ورکړی نو دویم کښے دا خبره پخپله کوی چه کله انشورنس سکیم Mature شی او نور چه کوم سکیمونه دی نو هغه رقم خامخا منافع سره واپس کوی نو زمونږه دا حساب ولے دے؟ او په دیکښے چه کوم فرق دے نو که هغے باره کښے منسټر لاء څه اووائی نو زه به مطمئن شمه جی۔

جناب سپیکر: جی،آنریبل محمد انور خان صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن جی؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زما دا یو کوئسچن دے، د دوه درے ورځو نه، د کومے ایجنډے کاپی چه تقسیمیږی یا نن کومه کاپی ده نو په دے باندے کوم جوابونه چه ورکړے شوی دی، په ټوله دغه باندے صوبه سرحد یا شمال مغربی سرحدی صوبه لیکلے ده، تاسو دا ننئ کاپی اوګورئ جی، دلته مونږه ته ډیره موده پس خیبر پختونخوا یو خپل نوم ملاؤ شوے دے جی او بیا د هغے یو آئینی ترمیم شوے دے او مونږه په یو آئینی اداره کښے ناست یو او د هغے باوجود چه د دے محکمو کارکردګی به تاسو ته د دے نه پته اولګی چه په ننئ ایجنډه کښے تاسو په یو ځائے کښے، په یو کوئسچن باندے د پاسه خیبر

پختونخوا اونه وینئ بلکه په ټولو باندے صوبه سرحد لیک دے ، صوبه سرحد، زه دا عرض لرمه چه یو خو د دے نه دا پته لگی چه دا سوالونه چرته د جون نه مخکښے راغلی دی نمبر ایک۔ نمبر دو خبره دا ده چه که فرض کړه دوئ دا لیکلی وی نو پکار ده چه په قلم باندے Correction اوکړی او زمونږه چه کوم آئینی نوم دے چه هغه په دے باندے اولیکلے شی۔ بار بار جی، درے څلور ورځو نه تاسو چه د کومے ایجنډے کاپئ گورئ نو په ټولو باندے صوبه سرحد لیکلے دے نو ستاسو توجه او د ایوان توجه دے طرف ته راگرځومه چه د دے محکمو د کارکردگئ پته هم اولگی او مونږ پښتنو ته چه کوم نوم ملاؤ شوے دے او کوم پهچان ملاؤ شوے دے ، د اسمبلئ په فلور باندے مونږه بیا صوبه سرحد وایو نو دا زیاتے دے جی۔

جناب سپیکر: تمام ڈیپارٹمنٹس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ یہ اس پر Sticker لگایا کریں اور جو ہمارا اپنا نیا نام ہے، وہ ضرور ہونا چاہیئے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، ځائے په ځائے چه په دے بورډونو باندے صوبه سرحد لیکلے شوے دے نو هدایات ورته ورکړئ چه بدل د کړی جی۔

جناب سپیکر: دا اسمبلئ سیکرټریټ؟

مفتی سید جانان: او جی، او۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، ډیر په موقع باندے مطلب دے چه د دے خبرے اظهار ئے اوکړو، دا ځائے په ځائے باندے تر اوسه پورے په هر ځائے کښے دا خبره شته او د حکومت ټولو خلقو ته د دے هدایات پکار دی چه کم از کم زمونږه د طرف نه کمے بیشے نه وی۔ اوس هم زمونږه په ډاکومنټس کښے ، بیا وائی چه دا زوړ وو، کله وائی چه دا نوے وو، چه زوړ وو نود زوړ نه به ورانوئ او په گوتو به پرے لیکئ خو که دا نه لیکئ، د دے مطلب دا دے چه دا د آئین خلاف ورزی ده، د دے اسمبلئ هم توهین دے او په خپل نوم باندے پخپله شرمیدل دی، لهذا بالکل د دوئ د جذباتو قدر کوؤ او پکار داسے ده چه څنگه دوئ وائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو صرف د سټیشنرۍ د فضول خرچ نه د بچ کیدو، پکار وه چه مخکښې ئې یو رولنګ ورکړې وو چه ټوله سټیشنری نوې کوئ مه او مه فائیلونه نوې کوئ خو په هغې باندې Stickers اولګوئ او نوم پرې بدل کړئ نو دا دوباره سختئ سره ټولو ډیپارټمنټس ته او اسمبلی سیکرټریټ ته هم سخت هدایات ورکړې کیږی چه د دې نوم خاص خیال اوساتی، دا اوس د آئین حصه جوړه شوې ده، د دې دغه خلاف ورزی به چرې هم نوره نه برداشت کیږی۔ جی سید قلب حسن صاحب، مفتی صاحب، ضمنی سوال۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دا زما خیال دې، کافی تفصیلی جواب مونږه ورکړې دې چه دا کوم سوال دوئ کړې دې چه آیا په Maturity باندې دا پیسې ولې نه ملاویږی؟ نو دا چونکه ګروپ ټرم انشورنس سکیم دې، د هغې تحت د دې Criteria دا ده چه ډیر Minimal غوندې Monthly contribution دې ته کیږی، لکه د لته تقریباً 44 rupees per month دوئ ایک تا چار چه کوم ملازمین دی دا Contribute کوی او بیا خدانخواسته دوران سروس د دوئ ناګاهانی مرګ اوشی نو هغه بیا یونیم لاکھ روپئ کمپنی هغوی ته ورکوی خو دا په دنیا کښې یو هم داسې سکیم نشته چه کوم دا ټرم انشورنس سکیمز دی نو هغې کښې On maturity دغه نه وی بلکه دا د Accidental دغه د پاره وی، د Accidental مرګ د پاره، یا داسې Disability د پاره وی، زما خیال دې کافی تفصیلی جواب ورکړې شوې دې۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا خو بیا دوئ وائی چه اووه سوه روپئ به ترې کټ کیږی کنه، تاسو چه کومه خبره کوئ نو سات سو روپئ د یو ملازم نه کټ کیدل خو به بیا ډیر زیاتې وی۔ جی، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: مهربانی جی۔ زه په دې عذر کومه چه ارشد عبداللہ صاحب ما شاءاللہ، لیکن هغه سوالونه ډیر شو نو د دوئ زما سوال ته توجه نه وه، زه به دا سوال Repeat کړمه خیر دې بیا چه دوئ ښنګه جواب راکوی۔ زما د وینا مطلب دا دې چه چوالیس روپئ د هر یو کس نه کټ کوئ نو دا خو د ټولو ملازمینو نه به کټ شی او ورکوئ ئې چاله؟ نو یوه ناګهانی حادثه خو ډیره کمه کیږی کنه جی،

دیکښے بیلنس برابر نه دے او دوئ چه وائی چه داسے نه شی کیدے نو پخپله په جز (ب) کښے دوئ دا وینا کړے ده چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ ملک میں باقیماندہ انشورنس سکیمیں Mature ہونے پر بمعہ منافع رقم واپس کی جاتی ہے؟ جی ہاں، یہ درست ہے" نو چه کله دا خبره درست وه، دا چوالیس روپئ چه دوئ نه کټ کیږی نو د دے څه اداره خو پکار ده کنه، ماوئیل د دے د پاره د داسے قواعد جوړ شی چه د هغه قواعد مطابق په چا باندے ظلم اونه شی او هغه چوالیس روپئ چه کوم سړی نه کټ کیږی که د هغه حق جوړیږی نو واپس د کړی ورته۔

جناب سپیکر: د هغے چه څه اوشی جی۔

وزیر اطلاعات: یو منټ جی-----

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: جی مفتی صاحب چه کومه خبره کوی، بالکل ټهیک ئے کوی او مونږه هم دا خبره کوؤ چه خلقو ته پرے څنګه سهولت جوړیږی، بالکل هم د دوئ د خواهش مطابق به دا اوګورو، بالکل که کیدے شی نو هم داسے به اوکړو جی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔

مفتی کفایت اللہ: کمیټئ ته ئے حواله کړئ جی۔

جناب سپیکر: نه دوئ وائی چه یره ایشورنس ئے درکړو، ایشورنس ئے درکړو، اوس خو دا ایشورنس کمیټی مونږه جوړؤو۔ نه وائی چه، جی میاں صاحب! تاسو۔

وزیر اطلاعات: دا جی، دا خو مولانا صاحب دے او لږ ډیر زه هم میاں یمه نو زه د دوئ په ژبه پوهیږم نو ورته وایم چه زه دا ستا مسئله حل کوم نو دے اوس وائی چه نه هم په دے ځائے دا خبره اوکړه، دے د پاره چه کوم دے خبره کوؤ او چه څه مناسب وی او لاره به ورله رااوباسو۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! خومره ټائم کښے به ئے ورته کوئ؟

وزیر اطلاعات: مفتی صاحب له به زر تر زره لاره رااوباسو-----

جناب سپیکر: نه چه مفتی صاحب لږ په قلاره کښینی کنه۔ مفتی صاحب! زر به ئے کوی، په دوه هفتو کښے به ئے کوی که خیروی درته۔ شاه حسین صاحب، محترم شاه حسین خان۔

مفتی سید جانان: دا قلب حسن مو پریښودو۔

جناب سپیکر: هں، قلب حسن مو پریښودو۔ سید قلب حسن صاحب، سوال نمبر 147، موجود نہیں۔

مفتی سید جانان: په دیکښے زمایو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: جی جی، ما وئیل چه تاسو څنګه اوکتو؟ د مفتی صاحب پکښے مطلب وو کنه۔ جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی دا ګزارش کومه، ضمنی سوال دا دے چه په دغه کښے مردان، نوشهره، ډیره اسماعیل خان د علاقو بهرتیانے شوے دی جی، کوهاټ ډویژن کښے مطلب دا دے یوه بهرتی نه ده شوے، دا ولے نه ده شوے، خالی پوسټونه نشته دے؟ د منسټر صاحب نه دا ګزارش کوم۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن جناب لیاقت شباب صاحب، دا کوهاټ مو ولے پریښودے دے، اخر وائی چه مونږه هم د دے صوبے یو؟ یہ مائیک آن کریں، جب میں نام پکاروں تو مائیک آن کیا کریں۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تهینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، چه څومره پورے د ضمنی کوئسچن خبره ده، دا مفتی صاحب چه کومه خبره اوکړه د کوهاټ باره کښے، د هر یو ډسټرکټ چه کله ډیمانډ وی جی، د هغے مطابق بیا ډیپارټمنټ فنانس ډیپارټمنټ ته ریکویسټ کوی او هغه پوسټونه غواړی، اوسه پورے لکه ته مونږه د کوهاټ یو داسے As such څه ډیمانډ نه وو راغلے، دا اوس Recently راغلے وو او زما خیال دے I think چه یو پوسټ د کوهاټ ډسټرکټ د پاره سینکشن شوے دے په دے بجټ کښے خو بیا د هغے مونږه ایډورټائزمنټ ورکړےدے په اخبار کښے او هغه اپوائنمنټ به انشاءالله په میرټ باندے مونږ کوؤ، د کوهاټ نه که خیر وی۔

جناب سپیکر: جی، شاہ حسین صاحب، سوال نمبر 154 موجود نہیں، محمد علی خان صاحب، سوال نمبر جی؟ محمد علی خان، ایجنډا د هډو کتلے نه ده؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب، دا زما سوال په ایجنډا کښے شته۔

جناب سپیکر: ستاسو شته کنه جی، دا سوال نمبر 172 دے۔

جناب محمد علی خان: دا سوال زما سره نشته دے۔

جناب سپیکر: نشته دے جی، که نه وی نو پریږدئ ئے، که تاسو نه هیر وی۔

جناب محمد علی خان: دا سوال زما سره په ایجنډا کښے نشته دے جی۔

جناب سپیکر: اوس Satisfied یئ که څه ضمنی سوال پکښے شته؟

جناب محمد علی خان: دا چه زه اوګورمه، ما خو نه دے کتلے۔ په دیکښے جی مفتی صاحب خبره اوکړه۔

جناب سپیکر: دا د پخوا هغه بسونه دی، دا ګرمول ډیر ګران کار دے۔جی سوال پیدا شو؟

جناب محمد علی خان: او جی، سوال ئے راکړو۔

* 172۔جناب محمد علی خان: کیاوزیرایکسائزاینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن ضلع چارسدہ میں چار کانسٹیبلان بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) آیایہ درست ہے کہ جوافراد بھرتی کئے گئے ہیں،وہ انٹرویو میں شامل نہیں تھے;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی شدہ افراد ضلع چارسدہ سے باہر دوسرے اضلاع سے بھرتی کئے گئے ہیں;

(د) اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ بھرتی شدہ افراد کے مکمل ایڈریسز فراہم کئے جائیں;

(ii) کیا غیر قانونی بھرتی میں ملوث عملے کے خلاف حکومت کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب(وزیرآبکاری ومحاصل): (الف) درست ہے۔

(ب) بھرتی شدہ افراد ٹیسٹ میں شامل تھے۔
(ج) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے سروس رولز مجریہ 2002 کے مطابق درجہ ذیل کوائف کے حامل صوبہ سرحد کے سکونتی باشندوں کو تمام قانونی تقاضے مکمل کرنے کے بعد بطور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبلان بھرتی کیا جاسکتا ہے۔
(د) (i) مذکورہ بھرتی شدہ افراد کے مکمل ایڈریسز اور تفصیل فراہم کی گئی۔
(ii) تمام افراد کی بھرتی مجوزہ قانون و قاعدہ کے مطابق عمل میں لائی گئی تھی لہذا قانونی کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: څه ضمنی سوال پکښے شته جی؟

جناب محمد علی خان: جی مفتی صاحب چه کومه خبره اوکړه-----

جناب سپیکر: شبقدر پکښے نشته؟

جناب محمد علی خان: او منسټر صاحب ورته اووئیل چه هلته کښے دغه نشته دے۔

جناب سپیکر: ډیمانډ نشته دے؟

جناب محمد علی خان: په شبقدر کښے جی اوس دوئ راوستل، د سټاف مستقل دفتر ئے قائم کړو او زیات آمدن ئے د شبقدر نه دے، روزانه ایکسائز والا، په دے باندے کوئسچن جی او کال اټنشن هم جمع کړے دے، هغه خبره به بیا په هغے اوکړو چه شبقدر کښے څلور، پینځه او شپږ کسان هلته شوی دی خو دے یو تیر شوے بھرتئ کښے یو کس هم د شبقدر نه دے شوے۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن۔

وزیر آبکاری و محاصل: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، چونکه دا سوالونه لکه ډیر زاړه راروان دی جی اوستاسو په نوټس کښے به وی چه په دغه ټولو سوالاتو باندے سټینډنګ کمیټۍ رپورټ تیار کړے وو چه دے معزز ایوان د هغے منظوری هم ورکړے ده نو Already دا ټول په سټینډنګ کمیټۍ کښے ډسکس شوی دی او دا رپورټ ورسره لف دے جی، نو I think چه په دے باندے مزید بحث هسے د ټائم ضیاع ده۔

جناب سپیکر: دامخکښې په سټینډنګ کمیټئ کښې Same دا ډسکس شوې دې او د هغې رپورټ راراوړن دې۔

وزیر آبکاری و محاصل: د هغې رپورټ راغلې دې جي، دې معزز ایوان د دې منظوری هم ورکړې ده جي۔

جناب سپیکر: اوس Lay شوې دې ؟

وزیر آبکاری و محاصل: په دې تیر شوې باندې نو په هغې باندې زه وایم چه په دې باندې بحث اوکړم-----

جناب سپیکر: د هغې یوه کاپي محمد علی خان صاحب! سیکرټریټ ته ورکړئ۔ جي تاج محمد خان صاحب، تاج محمد خان ترند صاحب، سوال نمبر 189۔

* 189۔تاج محمد خان ترند: کیاوزیرایکسائزاینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع بٹگرام ایک پہاڑی دورافتادہ اور نہایت پسماندہ ضلع ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ضلع بٹگرام میں غریب عوام کیلئے کوئی خاص ذریعہ معاش نہیں ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ ضلع بٹگرام کے ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن دفتر میں دوخالی آسامیوں پر نوشہرہ اور پشاور سے تعلق رکھنے والوں کو بھرتی کیا گیا ہے؛

(د) اگر(الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ محکمے کی بھرتی کا طریقہ کار، رولزاور پالیسی بتائی جائے؛

(ii) بھرتی کیلئے اخباری اشتہار، درخواست گزاروں کے نام، تحریری ٹسٹ، انٹرویو اور بھرتی شدہ افراد کی مکمل فہرست فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب(وزیرآبکاری و محاصل): (الف)درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) (i) محکمہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن کے سروس رولز مجریہ 2002 کے مطابق درج ذیل کوائف کے حامل صوبہ سرحد کے سکونتی باشندوں کو تمام قانونی تقاضے مکمل کرنے کے بعد بطور ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبلان بھرتی کیا جاسکتا ہے:

(1) تعلیم میٹرک۔

(2) قد 5فٹ 7انچ۔

(3) چھاتی 33-34.5 انچ۔

(4) عمر 18 سے 30 سال کے درمیان۔

(ii) بھرتی کیلئے اخباری اشتہار، درخواست گزاروں کے نام اور بھرتی شدہ افراد کی مکمل فہرست فراہم کی گئی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہاں جی، وہ ساونڈ سسٹم والے سوئے ہوئے ہیں، کوئی جا کے ادھر جگا دے، سیکورٹی والے جائیں۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ۔ جناب سپیکر، ښنگه چه منسټر صاحب اووئیل، دا سے کوئسچن د سکندر شیرپاؤ صاحب وو او د عتیق الرحمان صاحب وو، هغه کمیټئ ته تلے وو، چونکه زه د هغے کمیټئ ممبر یمه نو په هغے باندے مونږه هغه خپل Recommendations ورکړل او هغه دے هاؤس Approve کړی دی، لهذا زه د دے نه Satisfied یمه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تھینک یو۔ جاوید عباسی صاحب، محترم جاوید عباسی صاحب، سوال نمبر 638۔

* 638۔ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ضلع ایبٹ آباد میں 09-2008 کے دوران مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمہ میں بھرتی کئے گئے لوگوں کا تعلق کن اضلاع سے ہے، نیز بھرتیوں میں مقامی لوگوں کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے؛

(ii) آیا حکومت کی پالیسی کے مطابق مقامی لوگوں کو ترجیح نہیں دی جاتی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے ضلع ایبٹ آباد میں ایکسائز کانسٹیبلان کی خالی آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں۔

(ب) (i) بھرتی شدہ لوگوں کی تفصیل فراہم کی گئی اور مقامی لوگوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔

(ii) یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتی میں مقامی لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور بدیں وجہ ضلع ایبٹ آباد میں کل چودہ مقامی لوگوں کو بطور کانسٹیبلان بھرتی کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary ji?

جناب محمد جاوید عباسی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں نے منسٹر صاحب کے ساتھ بات کی تھی، انکی مہربانی ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ایسا ہوا، میں نے صرف ان سے یہی توجہ چاہی تھی کہ میں نے کہا کہ ایشورنس کر دیں کہ یہ بڑی مہربانی ہے کہ آپ نے مقامی لوگوں کو بھرتی کیا ہے لیکن چونکہ وہاں چھپن یونین کونسلیں ہیں اور پانچ پی ایف کے حلقے ہیں، یہ صرف دو یونین کونسلوں سے بارہ آدمی ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہوا تو میں نے اس لئے سوال کیا تھا کہ یہ ریکارڈ چونکہ سامنے آجائے تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو آئندہ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ سب میں اور دوسری یونین کونسلوں کی بھی لوگوں کو چاہیئے تو یہ تھا کہ میں منسٹر صاحب کی ایشورنس چاہونگا جو انہوں نے ہمیں Already کروائی ہے اگر کروا دی ہے کہ جی ٹھیک ہے اور آئندہ جو بھرتی کی جائے گی، اس میں مختلف یونین کونسلوں کی بھی اور ایک دو یونین کونسلوں سے ہوئے ہیں، چھپن ہے اور تقریباً چون یونین کونسل جو ہیں وہ محروم رہ گئی ہیں تو پورے ضلع سے ہو جائے تو یہ ایک اچھا Message جائے گا تو منسٹر صاحب نے مجھے زبانی طور پر یقین دلایا تھا کہ ایشورنس آجائے تو میں جناب Satisfied ہوں اس کوئسچن سے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب! یو منټ جی، دوئ پریږده۔

مفتی کفایت اللہ: میرا سوال تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب تو ٹھیک آدمی ہیں، کوئسچن اس میں یہ بنتا ہے کہ اتنا ٹھیک کیوں ہے؟

(قہقہے)

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Excise and Taxation.

وزیر آبکاری و محاصل: شکریه۔ جناب سپیکر، زه د مفتی صاحب ډیر مشکور یمه جی۔ دا د دوئ ذره نوازی ده، حسن ظن دے چه دوئ دا ریمارکس ما د پاره ورکړل حالانکه زه خو د دوئ د پښو خاورے یمه۔ زمونږه مشر دے جی، د خپل ورور جاوید عباسی صاحب، بیرسټرصاحب ته دا یقین دهانی ورکوم چه څنګه دوئ کوئسچن کړے وو جی----

جناب سپیکر: اس کیلئے کچھ اردو میں بولیں نا۔۔۔۔

وزیر آبکاری و محاصل: جی، جیسا کہ انہوں نے کوئسچن کیا تھا سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو پشتو نہیں سمجھ سکتا۔

وزیر آبکاری و محاصل: کہ ایبٹ آباد سے کتنے لوگ بھرتی ہوئے ہیں تو مجھے پتہ نہیں کہ اسمیں ایک مخصوص یونین کونسل میں سے آئے ہیں، ایک سے یادو سے وہ چونکہ ان کا حلقہ ہے، ان کا ڈسٹرکٹ ہے، ان کو بخوبی علم ہوگا لیکن ایبٹ آباد سے چودہ کانسٹیبلز بھرتی ہوئے ہیں جو لوکل ہیں اور میں یہ یقین دہانی دلاتا ہوں، اپنے جاوید بھائی کو کہ Next انشاء اللہ جب بھی ایسی پوسٹیں آئینگی تو پورے ڈسٹرکٹ سے ہم اشتہار دے دیتے ہیں، اب جو لوگ Apply کرتے ہیں، انہی کی Application کو Consider کر کے ڈیپارٹمنٹ وہ اپوائنٹمنٹ کرتا ہے تو انشاء اللہ ہماری کوشش ہوگی کہ ان کو بھی Inform کرینگے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ Candidates آسکتے ہیں، اس میں انشاء اللہ ان کو Consider کرینگے اور میرٹ پر انشاء اللہ لینگے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Dr. Zakirullah Khan Sahib, Not present. Haji Qalander Lodhi Sahib, Not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

841۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت اچھی کارکردگی کی بناء پر ایوارڈ اور تحائف دینے کیلئے مرکزی حکومت کو سفارش کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبائی حکومت نے کن کن افراد کو مختلف ایواڈ اور تحائف کیلئے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے؛

(ii) گزشتہ تین سالوں میں کتنے افراد کو تحائف سے نوازا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): جی ہاں، یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت کی ہدایت پر ہر سال صوبائی حکومت سائنس، کھیل وثقافت، ادب و صحافت اور طبی شعبہ جات میں ماہر افراد کی خدمات کے صلے میں ایواڈ دینے کیلئے سفارشات طلب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بہادری، دلیری و شجاعت کے حامل پولیس افسران اور ماتحت عملہ کی سفارشات بھی طلب کی جاتی ہیں۔ صوبائی حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں

مندرجہ بالا شعبہ جات میں مہارت رکھنے والے افراد جن کی تفصیل درج ذیل ہے کو ایوارڈز دینے کی سفارش کی ہے۔ فہرست فراہم کی گئی۔

نام ایوارڈ	سال2007	سال2008	سال2009
ستارہ امتیاز	1	2	1
صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی	3	9	5
تمغہ شجاعت	2	4	4
تمغہ امتیاز	12	-	8
صدارتی پولیس میڈل	5	1	5
نشان امتیاز	-	1	-
ہلال امتیاز	1	2	-
قائداعظم پولیس میڈل	8	12	6
ستارہ خدمت	-	-	1
نشان شجاعت	1	-	1
ہلال شجاعت	2	-	1
ستارہ شجاعت	1	2	-

وفاقی حکومت نے جن افراد کو اعزازات سے پچھلے دو سالوں میں نوازا ہے، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔ تاہم سال 2009 کے اعزازات جو کہ مورخہ 23 مارچ 2010 کو نوازیں گے، ان کی تفصیل مرکزی حکومت سے موصول نہیں ہوئی ہے۔ جہاں تک تحائف دینے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو کوئی سفارش نہیں کرتی۔

866۔ محترمہ نور سحر: کیا انچارج وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ میں کئی اہلکاروں / افسران کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع دی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 09-2008 کے دوران کل کتنے اہلکاروں / افسران کو ریٹائرمنٹ کے بعد ملازمت میں توسیع دی گئی ہے ان کے نام، عہدہ اور توسیع کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کل کتنے اہلکاروں / افسران کی ملازمت میں توسیع کے کیسسز Reject کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور توسیع نہ دینے کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2009 میں محکمہ اسٹیبلشمنٹ نے صرف ایک افسر جناب صاحب شاہ (ایکس پی سی ایس) سکیل 17 کو جو کہ وزیر اعلیٰ کے پرائیویٹ سیکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہا تھا کو ریٹائرمنٹ پر بمورخہ دو ستمبر 2009ء سے چھ ماہ کیلئے ملازمت میں توسیع دی گئی ہے اور وہ اب بھی وزیر اعلیٰ کے پرائیویٹ سیکریٹری کے طور پر کام کر رہا ہے، البتہ سال 2008 میں درج ذیل افسروں کو دوبارہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

(1) جناب عبدالجلیل خان (ریٹائرڈ پی سی ایس، سکیل 20 ممبر سروسز ٹربیونل، 18 دسمبر 2008 سے دو سال کیلئے۔

(2) بریگیڈئر (ریٹائرڈ) سلیم اشرف چیئرمین گورنر انسپکشن ٹیم دو سال کیلئے یعنی یکم ستمبر 2007 سے 31 اگست 2009 تک پھر دو سال کیلئے مزید توسیع یعنی یکم ستمبر 2009 سے 31 اگست 2011 تک۔

(3) جناب روح الامین (ریٹائرڈ پی سی ایس سکیل۔19)، ایڈیشنل سیکریٹری چیف منسٹر سیکریٹریٹ، شروع میں دو سال کیلئے یعنی 26 ستمبر 2007 سے 26 ستمبر 2009 تک، پھر ان کی کنٹریکٹ ملازمت میں 25 جنوری 2010 سے چار مہینے کیلئے مزید توسیع دی گئی۔

(4) جناب ضیاء الرحمٰن (ریٹائرڈ پی سی ایس سکیل 21)، ایڈوائزر آن این ایف سی، 21 اپریل 2009 سے چھ مہینے کیلئے۔

درج ذیل افسروں کی دوبارہ ملازمت کی درخواست متعلقہ کمیٹی نے مسترد کی کیونکہ ان میں کوئی بھی اہلکار غیر معمولی استعداد کار کا حامل نہیں تھا اور نہ ہی متعلقہ محکمے کے پاس قابل قبول جواز موجود تھا جس کی بنیاد پر ان کو دوبارہ ملازمت دی جاتی:

1) انجنیئر مسعود پرویز قریشی محکمہ ایریگیشن، پراجیکٹ پوسٹ کیلئے۔

2) جناب نوراللہ محکمہ زکواۃ، ایڈیشنل سیکریٹری پوسٹ کیلئے۔

3)جناب محمد خان محکمہ فنانس، ڈپٹی سیکرٹری کی پوسٹ کیلئے۔

4) جناب فدا محمد محکمہ فنانس، سیکشن آفیسر پوسٹ کیلئے۔

5) جناب شاہ سوار محکمہ فنانس، سیکشن آفیسر پوسٹ کیلئے۔

6) جناب مقبول شاہ محکمہ ہاؤسنگ، ہیڈ ڈرافٹسمین پوسٹ کیلئے۔

867۔محترمہ نور سحر: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اسٹیبلشمنٹ میں کئی افسران بطور آفیسر بکار خاص او ایس ڈی موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے میں تعینات کمشنر، ڈی سی اوز اور صوبائی سیکرٹریوں کے نام اور گروپ آف سروس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز گریڈ 18 اور اس سے زائد گریڈ کے کتنے افسران اس وقت بکار خاص (او ایس ڈی) بنائے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور آفیسر بکار خاص بنانے کی تاریخ اور وجوہات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبے میں تعینات صوبائی سیکرٹریوں، کمشنروں اور صوبائی رابطہ افسران کے نام بمعہ سروس گروپ کی تفصیل اور افسران بکار خاص کے نام، عہدہ اور افیسر بکار خاص بنانے کی تاریخ بمعہ تفصیل فراہم کی گئی۔

154۔جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن صوبہ سرحد میں کانسٹیبلان گریڈ پانچ کی آسامیوں پر 22 جون تا 30 جون 2008 بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام بھرتیاں قواعد و ضوابط کے تحت کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بھرتی کیلئے درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ، ٹیسٹ اور انٹرویو کی تاریخ، نیز تمام امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت و پتہ اور تمام بھرتی شدہ کنسٹیبلان کے نام و ولدیت اور پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 اکتوبر 2007 تھی جبکہ امیدواروں نے ٹسٹ انٹرویو کیلئے تاریخ 24 مئی و 26 تا 28 مئی 2008 مقرر کی گئی تھی، تمام امیدواروں کے نام بمعہ کوائف اور تمام بھرتی شدہ کانسٹیبلان کے نام وولدیت اور پتہ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

510 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیاوزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبائی ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے بہت سے منصوبے شروع کئے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان منصوبوں میں بینوولنٹ فلنگ سٹیشن بھی شامل ہے;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پٹرول پمپ سے صوبائی محکموں کو تیل کی سپلائی کی جاتی ہے;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر محکمہ کو تیل کی ضرورت پوری کرنے کیلئے فنڈز مختص کیا جاتا ہے;

(ھ) اگر (الف) تا (د) کی جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پٹرول پمپ کب اور کتنے سرمایہ سے قائم کیا گیا ہے، نیز مذکورہ پمپ سے کن محکموں کو تیل کی سپلائی کی جاتی ہے;

(ii) مذکورہ پمپ کے نادہندہ محکموں کے نام اور ان کے ذمے رقم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز گزشتہ چار سالوں 08-2005 کے دوران پمپ کی آمدن واخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، حکومت کے تحت صوبائی بینولنٹ فنڈ بورڈ نے سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے بہت سے منصوبے شروع کئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں، مذکورہ پٹرول پمپ سے پشاور میں واقع صوبائی محکمہ جات و دفاتر کو ان کی سرکاری گاڑیوں کیلئے ہر محکمے کو تیل کی سپلائی کی جاتی ہے۔

(د) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(i) صوبائی بنیوولنٹ فنڈ نے مذکورہ پٹرول پمپ فروری 1999 میں پاکستان اسٹیٹ آئیل (PSO) کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت قائم کیا، اس کی زمین صوبائی حکومت کی طرف سے نیز لیز پر فراہم کی گئی جبکہ پٹرول پمپ کی تعمیر پر سارے اخراجات PSO نے برداشت کئے۔ بعد ازاں صوبائی بینوولنٹ فنڈ نے پٹرول پمپ کو چالو کرنے اور روزمرہ تیل کے حصول و خرید کیلئے -/43,75,000 روپے بطور یک وقتی

سرمایہ (One Time Allocation) فراہم کئے۔ مذکورہ پٹرول پمپ سے پشاور میں واقع تقریباً تمام صوبائی محکموں / سرکاری دفاتر بشمول محکمہ پولیس کو تیل کی فراہمی کی جاتی رہی ہے تاہم تیل کی حصول میں مشکلات، محکمہ جات کی طرف سے بلوں کی عدم ادائیگی / نادہندہ گی اور مالی مشکلات کی وجہ سے فی الوقت تیل کی سپلائی درج ذیل محکموں / دفاتر تک محدود کردی گئی ہے۔

(1) گورنر ہاؤس پشاور (2) گورنر سیکرٹریٹ (3) پریس سیکرٹری ٹو گورنر۔

(4) وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ (5) محکمہ عملہ وانتظامیہ (6) محکمہ منصوبہ بندی وترقیات۔

(7) محکمہ لوکل گورنمنٹ ودیہی ترقی (8) محکمہ قانون (9) محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن۔

(ii) فی الوقت مجموعی طور پر نادہندہ صوبائی محکمہ جات، دفاتر کے ذمے =/13849150 روپے واجب الادا ہیں جن کی تفصیل فراہم کی گئی۔ گزشتہ چار سالوں 08-2005 کے دوران پٹرول پمپ کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2005	3444998	1545913
2006	2926924	1692535
2007	2245028	1496536
2008	1426963	1228963
میزان	10043913	5963947

یاد رہے کہ محکموں کی جانب سے واجب الوصول رقوم کی عدم ادائیگی / نادہندگی، تیل کی قیمتوں میں لگاتار اضافے، تیل کی قلت اور بڑھتے ہوئے اخراجات اور ان کے مذکورہ پٹرول پمپ کے کاروبار و مالی حالت پر مضر اثرات کی وجہ سے یہ پراجیکٹ اپنی پوری صلاحیت کے مطابق کام نہیں کر سکا ہے۔

(iii) صوبائی بنیوولنٹ بورڈ نادہندہ محکموں / دفاتر سے واجب الادا رقوم / بقایاجات کی وصولی کیلئے مختلف ادوار میں وقتاً فوقتاً بذریعہ خط وکتابت اور اجلاسوں کے ذریعے کوشش کرتا رہتا ہے۔ کئی نادہندہ محکموں بشمول محکمہ پولیس، جن کے ذمے ہمیشہ بھاری رقوم رہا کرتی تھیں، کو بقایاجات کی ادائیگی کے بعد مذکورہ پٹرول پمپ کی Credit Facility سے الگ کردیا گیا ہے۔ اسی طرح کئی دیگر سرکاری محکموں / دفاتر کو، جو بار ہا درخواستوں کے باوجود اپنی واجب الادا رقوم کی ادائیگی نہیں کر سکے ہیں، مذکورہ Credit Facility کے تحت تیل کی سپلائی روک دی گئی جبکہ ان کے ذمے بقایاجات کے حصول کیلئے صوبائی محکمہ

خزانہ کو ان کیلئے مختص فنڈ میں سے ادائیگی کی درخواست کی گئی ہے جس پر ابھی کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں ان نادہندہ محکموں کے ساتھ اس مقصد کیلئے خصوصی اجلاسوں کا انعقاد بھی جاری ہے، امید ہے ان اقدامات کے مثبت نتائج نکلیں گے۔

605۔ حاجی قلندر خان لودھی: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2003 تا 2007 کے دوران پشاور میں سرکاری ملازمین کو سرکاری مکانات الاٹ کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 2003 تا 2007 کے دوران جن ملازمین کو سرکاری مکانات الاٹ کئے گئے ہیں، ان کے نام، گریڈ، سنیارٹی، محکمہ کا نام اور مکانات کے نمبروں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؛

(ii) جن ملازمین کو بغیر نمبر یعنی Out of turn اور Rules relax کر کے مکانات الاٹ کئے گئے ہیں ان ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز الاٹنگ اتھارٹی کا نام اور سنیارٹی میں اہلکار کے نام کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) 2003 تا 2007 کے دوران جن ملازمین کو سرکاری مکانات الاٹ کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) تمام سرکاری مکانات مجاز حاکم کی منظوری کے بعد میرٹ پر الاٹ کئے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہمدردی کی بنیاد پر سرکاری ملازم کی ذمہ داری کی نوعیت کے بناء پر جس کی وجہ سے تا دیر دفتر میں اہم احکام کی انجام دہی یا کسی خاص سانحے کی وجہ سے مجاز حاکم کے حکم سے الاٹمنٹ کی جاتی ہے، ان کے نام بھی درج بالا فہرست میں شامل ہیں۔ فہرست فراہم کی گئی۔

147۔ سید قلب حسن: کیا وزیر ایکسائز و ٹیکسیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں محکمہ ایکسائز میں کانسٹیبلان کی خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جتنی بھرتیاں کی گئی ہیں، انکا Criteria کیا تھا، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں کانسٹیبلان کی خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے سروس رولز مجریہ 2002 کے مطابق درج ذیل کوائف کے حامل صوبہ سرحد کے سکونتی باشندوں کو تمام قانونی تقاضے مکمل کرنے کے بعد بطور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کانسٹیبلان بھرتی کیا جاسکتا ہے۔

(i) تعلیم میٹرک۔

(ii) قد 5 فٹ 7 انچ۔

(iii) چھاتی 33-34.5 انچ۔

(iv) عمر 18 سے 30 سال کے درمیان۔

بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں ثناء اللہ میانخیل صاحب، وجیہہ الزمان خان صاحب، شاہ حسین خان، محترمہ نور سحر صاحبہ اور منور خان ایڈوکیٹ صاحب نے 18 و 19 اکتوبر 2010ء؛ کشور کمار صاحب، جناب سید قلب حسن صاحب اور جناب ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب نے 18 اکتوبر 2010ء جبکہ جناب شیر شاہ خان نے 18 اکتوبر تا 20 اکتوبر 2010ء تک رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Leave is granted.

نکتہ اعتراض

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔ ثاقب اللہ خان، اس نے اٹھایا ہے، ایک Matter تھا، جس میں انہوں نے رولنگ مانگی تھی۔ عبدالاکبر خان صاحب بھی پھر اس میں شریک ہوئے اور سارے،

On 31st August, 2010 Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA raised a point of order that the Khyber Pakhtunkhwa Chashma Right Bank Canal (lift-Cum-Gravity) Project (Control and Prevention of Speculation in Land), Ordinance, 2010 promulgated by the Governor on 19th July was violative to the Constitution as,

on the same day the Governor had issued a summoning order to meet the Assembly on 21st August. He quoted Article 128 of the Constitution which provides that:-

"The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action, make and promulgate an Ordinance as the circumstances may require".

He stressed on the phrase "except when the Provincial Assembly is in session" saying that when the Governor summoned the session of the Assembly on 19th August, he was not competent to have promulgated the Ordinance on the same day. Moreover he extended that the promulgation of the said Ordinance did not require immediate action, as the issue contemplated therein was related to routine matter. Besides, he said that format of the Ordinance has been changed to deceive the Assembly.

Mr. Sikandar Khan Sherpao, MPA also supported the version advanced by Mr.Saqibullah Khan, MPA, terming the Ordinance as unconstitutional, and requested that it may be withdrawn and deleted from the agenda.

Mr. Abdul Akbar Khan,MPA talking on the same point said that the concept of promulgation of Ordinances found only in the subcontinent and no elsewhere in the world. He said that the Constitution has given very limited power to the Governor for promulgation of the Ordinances restricting it to two conditions namely:

A) When the Assembly is not in Session.

B) The circumstances exist which render it necessary to take immediate action, to make and promulgate an Ordinance.

He supported the views of the mover of the point of order said that when the Ordinance was promulgated on 19th and session convened on 21st July, so how can the Members give a disapproval notice, which is their vested right as provided in rule 111. Moreover he coupled with Israrullah Khan Gandapur, MPA refused to have received copy of the Ordinance so far and have been deprived of the right of submitting the disapproval resolution. I would like to clarify that Assembly Secretariat record reveals that the copy of the said Ordinance was received in this Secretariat on 27th August and was circulated amongst the member the said day, but due to weekly

holidays, the contention of the members are correct that the same might not have been received to them, hence the members are justified to ask for opportunity of giving notice of disapproval of the Ordinance which I have extended.

Shahzia Tehmas MPA also supporting the version of the Mover said that she had submitted number of Bills to the Assembly Secretariat a year ago, which were submitted to the Law and other concerned departments, but instead of giving consent or refusing consent, the Government resorted to issuing Ordinance on the same subject matter, which tantamount to usurp the right of the legislatures.

At this juncture Mr. Muhammad Zamin Khan,MPA referring to Article 128 of the Constitution read with definition clause of the Provincial Assembly Procedure and Conduct of Business, Rules 1988 contended that:-

"session" means the period commencing the day on which the Assembly first meets after having been summoned and ending the day on which the Assembly is prorogued or dissolved."

He contended that mere signing, signing order هغه هم تهيک ده کنه of summoning the Assembly does not denude the Governor of his powers under the said Article.

Mr. Bashir Ahmad Bilour Senior Minister, for Local Government taking part in the proceedings contended that in the past such Ordinances میاں صاحب یہ بہت ضروری رولنگ ہے، ایک بہت Constitutional matter،پر یہ میں دے رہا ہوں that in the past such Ordinances were promulgated and no such objection was ever raised. He added that the Ordinance was signed earlier; however it was notified on 19th July 2010- Here I would like to clarify that date of signing of the Ordinance and Notification is one and the same i.e. 19th July, so the contention of the Hon'able Minister is incorrect.

(Applause)

Since the points raised involved interpretation of Article

Since the points raised involved interpretation of Article 128 of the Constitution, and also required verification of record, hence ruling on the subject was reserved.

Under Article 128 of the Constitution, the Governor, subject to his satisfaction as to urgency, may promulgate an ordinance except when the Assembly is in session. The term "when the Assembly is session" has been defined in May's Parliamentary Practice and Procedure (20th Edition) Page 271 in the following terms-

'a session is the period of time between the meeting of a Parliament whether after a prorogation or a dissolution, and its prorogation'.

The said definition has been approved by the Supreme Court of Pakistan in the case of Presidential reference No.1 of 1988, reported as PLD 1989 Supreme Court 75 at Page 107.

The above verdict of the Supreme Court is no doubt in respect of Article 89 which relates to the President's powers of issuing an Ordinance; it is squarely applicable to Article 128 which pertains to the Governor's similar powers. It is added that definition of Session put forth by Mr. Zamin Khan, MPA is also in conformity with the above reference.

In view of the above discussion it is cleared that the Assembly did not meet on 19th July and mere signing the order does not denude the Governor it powers under the Article and no breach of the Constitution is involved, but it would be highly appreciated, if recourse of the Legislature for the purpose of legislation is made a normal practice and promulgation of Ordinances is resorted to sparingly in situations requiring immediate action when the Assembly is not expected to meet at an early date or cannot be summoned at a short notice. Moreover I would also advise the government that Private Members should not be debarred from bringing a bill to the House and instead resorting promulgation on the same subject on which the Private Member Bill is pending with the departments. However, if the Government Benches intend to oppose the same, they can oppose it in the House. Such step would encourage the legislature. Moreover the Law department needs not to deviate from the format of Ordinance in vogue in the entire Country, as it creates doubts in the minds of the legislature of being misled. Apart, copies of the Ordinances must be provided in time to the Assembly Secretariat immediately of its promulgation for distribution amongst the members to give

opportunity to timely exercise their right of giving disapproval notice.

The point of order is disposed of accordingly. Thank you

جی، بسم اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ نے کس کو بسم اللہ کہا ہے، پیر صاحب اٹھے اور آپ نے کہا بسم اللہ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: وہ پیر صاحب کی مرضی ہے کہ وہ Ladies First پہ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، میں بولتی ہوں، یہ ایک لیڈی کا معاملہ ہے-----

سید محمد صابر شاہ: جناب، آپ نے بسم اللہ کہا ہے-----

(قہقہے)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) بسم اللہ تو، جناب سپیکر صاحب، اب ہم دونوں اکٹھے ہی کھڑے ہو گئے-----

جناب سپیکر: اور میں نے آپ کیلئے اتنا بڑا لمبا چوڑا افسانہ بھی سنا دیا، اب آپ خود اپنے اختیار کو سمجھیں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب عالی! آپ کے افسانے پہ مجھے ایک بڑا اچھا شعر یاد آ رہا ہے:

کہ وہ افسانہ جسے تکمیل تک لانا نا ممکن ہو

اسے ایک خوبصورت موڑ دیکر چھوڑنا بہتر ہو

Mr. Speaker: Oh, Thank you Bibi, thank you. Ji Pir Sahib.

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں مشکور ہوں محترمہ کا، انہوں نے بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔ جناب سپیکر، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میرے سامنے یہ Victorian performance of the ANP and the PPP Government دا کتاب دے جی او د انفارمیشن اینډ پبلک ریلیشنز ډیپارټمنټ دا ایشو کړے دے ، د ټولو نه مخکښے خو زه یقیناً دا ډیر، د انفارمیشن ډیپارټمنټ، د حکومت د دوه کالو کارکردگی د دے حکومت Right هم دے چه دوئ خپله کارکردگی په دے هاؤس کښے یا په دے باندے څه ډاکومنټ یا آفیشل ډاکومنټ چه راشی، دا د دوئ Right دے او دا زه Appreciate کوم لیکن جناب سپیکر، چه کوم شئ زه په پوائنټ آف آرډر باندے خبرو کولو ته مجبوره کړم نو هغه دا دے چه په دے هاؤس کښے د دوه کالو

زمونږه کوم عرصه چه ده، عرصه په دے د حکومت او د اپوزیشن درمیان یو ډیر ښه تعلقات او یو ډیر ښه Relation چه کوم دے، هغه په دے هاؤس کښے مونږه کتلے دے چه د حکومت د طرف نه هم همیشه په مختلف ایشوز باندے چه وقتاً فوقتاً د اپوزیشن د طرف نه راغلی دی، ډیر ښه Response راغلے دے او دا مونږه Appreciate کوؤ لیکن دے سره سره زه به دا هم خبره کوم چه کوم Role د اپوزیشن هم پاتے شوے دے نو هغه هم ډیر زیات Co-operative، ډیر Friendly او دوستانه یو تعلق اپوزیشن هم Maintain کړے دے او دیکښے زه کریډټ به وزیراعلیٰ صاحب ته هم ورکوم، د وزیراعلیٰ صاحب ټیم ته به هم د دے کریډټ زه ورکوم لیکن-----

جناب سپیکر: پیرصاحب! ما پکښے هډو یادوئ هم نه۔

سید محمد صابر شاه: لیکن دا رپورټ زه گورم-----

جناب سپیکر: پیرصاحب! ما پکښے هډو یادوئ هم نه۔

سید محمد صابر شاه: سپیکرصاحب! تاسو خو چهترئ ئے (قہقہے) د دے چهترئ لاندے دا پوره هاؤس چه کوم دے، هغه خپل ځان محفوظ گڼړی او که ستاسو کردار نه وے خو ستاسو کردار به ما په اخر کښے چونکه ستاسو مخکښے زه خپل کیس پیش کومه او چه ستاسو مخکښے کیس پیش کړم نو په هغه وخت کښے به زه ستاسو د کردار یقیناً ذکر کوم، دا خو کیدے نه شی چه مونږه ستاسو د کردار ذکر او نه کړو او که تاسو نه وئ نو پته نشته چه زمونږ به څه حال وو؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: زما خو دا خیال وو، ما وئیل که وزیراعلیٰ صاحب د یاد کړو او زه د پکښے هیر کړم۔

سید محمد صابر شاه: نه نه، هیر نه ئے، دا سوچ هم مه کوئ چه تاسو به مونږه هیر کړو خو صرف زه دے ځائے کښے دومره گزارش کوم چه انفارمیشن ډیپارټمنټ که Intentionally کړی وی نو زه دا وایم چه دا یو کوشش دے، د اپوزیشن او د حکومت په مابین کښے دا کوم یو Relation روان دے، کوم یو Understanding دے، ولے چه صوبه سرحد څنگه په دے رپورټ کښے ښودلے

شوے دے ، دا دھشتگردی دلته کبنے ده ، زمونږ د سوات د دغه نه وروستو چه کوم زمونږه وروڼره راغلی وو ، د هغوی Handle کول خپل ځائے باندے یو ډیره لویه مرحله وه او اوس چه کوم موجوده سیلاب راغلے دے ، دے ټول مراحل کبنے یقیناً زمونږ د حکومت چه کوم Role پاتے شوے دے ، هغه مونږه Appreciate کوؤ لیکن داسے لګی چه انفارمیشن ډیپارټمنټ دا غواړی چه دا کومه رشته یا دا کوم تعلق د اپوزیشن او د حکومت ما بین ، د دے د خرابولو هغه Intentionally یو کوشش شوے دے چه په دے پوره کتاب کبنے شکریه قدرے هم نه ده ادا شوے چه د اپوزیشن څه کردار وو یا خو دا لیکل پکار وو چه په دے ټولو مراحلو کبنے د اپوزیشن هیڅ کردار نه وو او یا په دے شی باندے ، دا چه کوم په دے ځائے کبنے اپوزیشن بالکل نظرانداز شوے دے ، په دے باندے صرف زه احتجاج کوم او دے سره ستاسو نه دا توقع ساتم چه ستاسو طرف نه یو داسے رولنګ راتلل پکار دی (قہقہے) دا اپوزیشن او حکومت چه کوم دے ، دا هغه پهیے دی ، کومه یوه پهیه که پنکچره شوه نو دا ګاډے په مخه باندے نه شی تلے ، ډیره مهربانی۔

جناب عبدالاکبر خان: رولنګ غواړی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا بنه ده چه پیر صاحب دا اومنله پخپله۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: دا بنه ده چه پیر صاحب اومنله چه Friendly opposition دے ، مونږه خو دغه Friendly کبنے ګورے نه راځو جی (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، نگہت بی بی۔ او د ریږه میاں صاحب! د دے نه پس بیا تاسو به جوائنټ جواب ورکړئ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور اس معزز ایوان کی بھی کہ خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن میں گریڈ سترہ کے لیکچررز، اسلامیات کے لیکچررز کیلئے کچھ امتحانات ہوئے، جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر یہ حقائق آپ کے سامنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، ابھی تھوڑا سا صبر کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ بہت اہم ہے اور ایک-----

جناب سپیکر: نہیں، پبلک سروس کمیشن پہ اسکے بعد کچھ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میں-----

جناب سپیکر: دیکبنے شته کنه؟

ایک آواز: او۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ پبلک سروس کمیشن کے Attitude اور ان سب پہ ڈسکشن ہے، اس پہ آپ بولیں گی تو-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں ایک دومنٹ میں اس کو ختم کر رہی ہوں، آپ کے سامنے، چونکہ آپ نے مجھے موقع دے دیا تو ابھی آدھی بات تو میں نے کر لی ہے-----

جناب سپیکر: Proper وہ ہوگا، رپورٹ آ رہی ہے، اس پر آپ بولیں، اس میں ابھی آ رہی ہے نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن اس میں آپ وعدہ کریں کہ آپ مجھے موقع دیں گے۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، Definitely۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔ یو منٹ، آپ کے سامنے ایجنڈا پڑا ہے، اس میں رپورٹ آ رہی ہے، اس میں آپ بالکل بولیں۔ جی مفتی صاحب، لږ مختصر کړئ جی۔

مفتی کفایت اللہ: مختصر دے جی، ډیره شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، یو وضاحت کوم چه دا Friendly opposition چه دے نو مونږ خو د یو مثبت اپوزیشن کردار ادا کړے دے او هغه فرینډلی چه کومو معنو باندے بد نام دے نو هغه شان نه ده۔ زه یوه خبره کومه جی، نن میاں صاحب به د هغے جواب راکړی۔ نن ټول د یونیورسټئ طالبان چه کوم دی، هغوی په روډ باندے دی جی او د هغوی یو استاد Kidnap شوے دے۔ هغه ورځ خبره دوئ کړے ده لیکن هغے کښے دا تشنګی او خالی ځائے پاتے وو چه دوئ هغے له څه کړے دی، هغه وینا ئے نه ده کړے؟ زما مراد ډاکټر اجمل خان نه دے او د ډاکټر صاحب د رهائی د پاره دوئ څه کړی دی نو د هغے نه زه مطمئن نه ووم۔ زما خیال دا دے که استاد محفوظ نه

وی نو بیا به د تعلیم دا سفر مخے ته نه ځی او ډیره زیاته پریشانی به وی۔ یوه خبره زه بله کومه جی، د کله نه تاسو د قائم مقام گورنر حلف اوچت کړے دے جی نو زمونږ گورنر صاحب چرته نه ځی جی، نه هغه بهر ځی نه دننه ځی، ما وئیل یو ځل د بهر لاړ شی چه مونږه هم اوگورو (تالیاں) او دا مونږه، او دا مونږه غوښتے نه دے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب!۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا مونږه څکه نه دے غوښتے چه ججانو صاحبانو پخپله انکار کړے دے چه مونږه قائم مقام گورنر نه جوړیږو نو مونږه خو جوړیږو کنه جی، او دا گورنر صاحب د یو درے ورځو له لاړ شی چه مونږه اوگورو دا گورنر هاؤس چه سپین دے که تور دے جی؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا پوائنٹ آف آرډر وو او که دا څه شے دے؟ د دے جواب هم بیا ورکړه۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، یو خو پیر صابر شاه صاحب چه کومے خبرے ته زمونږ نظر راگرځولے دے، یقیناً دا سے د خدائے نه کړی چه ارادتاً به دا سے خبره وی، هم په دیکښے د اپوزیشن ذکر شته دے، د هغے د ستائینے ذکر شته دے او دوئ چه کوم حکومت سره په دے مذاکراتو کښے حصه اغستے وه او زمونږه ئے سپورټ کړے وو، د هغے ذکر هم شته دے خو که دا سے د یوے خبرے کمے وی نو بالکل مونږه د پیر صاحب نه او د ټولو ملگرو نه بخښنه غواړو چه که دا سے یوه خبره وی چه په هغے کښے دوئ کمے محسوس کړے وی، مطلب چه دے، په دے اراده مو کړے دے، تاسو به کتلی وی چه د دے نه مخکښے حکومتونو که دا سے کړی وی نو ډیر غټ کتاب وی یا که مرکز هم کړے دے نو هغه په دوه دوه او درے درے حصو باندے وی، مونږه کوشش کړے دے چه ډیر مختصر وی، مونږه خپلے کارنامے هم ډیرے مختصر ښودلے دی، دا سے بیخی چه کوم دے شپږ شپږ صفحے مو پرے نه دی لیکلی او کوشش مو کړے دے چه خلق پرے صرف پوهه شی نو مونږ د دے نه، پیر صاحب مونږه کاغذ هم کم استعمال کړے دے نو که دا دوه درے ټکی پکښے کم دغه شوی وی نو زه په دے

فلور باندے دا وایم چه اپوزیشن ډیر په نره کردار ادا کړے دے، ډیر په ایمانداریٔ ئے ادا کړے دے، په ورورولئ ئے ادا کړے دے او مونږه د هغوی د دے خبرے ستائینه کوؤ۔ (تالیاں) پاتے شوه جی دا خبره چه تاسو وایئ چه زما نوم ئے وانغستو، پیر صاحب ستاسو ذکر خیر ډیر په ښه الفاظو کښے اوکړو، یقیناً چه تاسو نه د اپوزیشن یئ او نه د حکومت یئ، اوس سړے وائی چه په کوم ځائے کښے مو صفت اوکړو؟ (قہقہے) د صفت ځائے هم نه دے معلوم خو بهرحال پیرصاحب بیا هم د الفاظو چل ورله ورځی، څه لوبه ټوقه ئے اوکړه، کار ئے اوکړو خو چه دا ټوله کارګزاری ښه ده نو د دے مطلب دا دے چه تاسو هم د دوئ د حصے نه بهر نه یئ۔ پاتے شوه د مفتی صاحب خبره چه ګورنر کله ځی نه نو دا همدردیٔ چه دی، د دے شاته هم څه لوبه شته، بل بیا دا خبره کوی جی چه Friendly مطلب دا دے چه دے نه یادوی او مثبت دے یادوی نو ښه ده چه مولانا صاحب پخپله اندازه اولګوله، د ده ورسره دوستانه لږه ګرانه ده، هم دا مثبت کردار ئے ښه دے (قہقہے)

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ثاقب اللہ خان صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: ثاقب الله خان صاحب! ستا خو نور ځیزونه هم راروان دی که هغے کښے ، که نه؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، دا لږ بیل دے او دا ډیر Urgent دے جی، دا مخکښے هم ما خبره کړے وه په دے هاؤس کښے چه کله مفتی صاحب خپله خبره کړے وه او زه به ریکویسټ کومه جی چه دا ډیر زیات Urgent مسئله ده او دا روزانه زیاتیږی سر۔ زما په دے حلقه کښے سر، په پینځلس شپاړس ورځو کښے تقریباً اووه اته سکولونه والوتل، Under construction سکولونه، د جینکو هائی سکول، پرائمری سکول او دا ټول په Settled area کښے، په سلمان خیلو کښے، په شیخانو یونین کونسل کښے او Again دا آخرنیٔ د اتوار په ورځ شوی دی، دا د بالړزو یونین کونسل دے۔ جناب سپیکرصاحب، بدقسمتے

داسے دے چه دا Settled areas دی او دا کوم ځایونو کښے چه دا سکولونه دی، د دے باؤنډری، د شیخانو باؤنډری بالکل شته دے جی خو دا کوم د شیخانو میره کښے چه شوی دی، دا کم از کم پانچ چھ کلومیټره Settled area کښے دننه ده، بالړزئ کښے چه هغه میره کښے هغه ورځ اوشوه جی، دا ستاسو د کوهاټ روډ سره دے جی، سلمان خیلو کښے لاندے باندے دوه اوشوے، دا ستاسو د بارډر نه تقریباً لس پینځلس کلومیټره لرے دی او Settled area کښے دی، کوهاټ روډ سره نیزدے دی او روزانه دا کار کیږی چه سحر مونږ پاڅو، مونږ ته ټیلیفون راشی چه حلقه کښے دا کار شوے دے، په پیکئ کښے سر، ماشو پیکئ کښے هغه ورځ یو ماشومه پلار بوتله ډاکټر د پاره، ډاکټر ته ئے بوتله جی، هغه ځائے کښے هغه د بل نه موټر سائیکل اغستے وو، پولیس وربانديے Suspendشو جی، دوه کسان پکښے د سحر په رنړا کښے راغلل، وئیل ئے چه دا حلالول پکار دی، دا پولیس دے، دا ماشومه ورته په پښو کښے پریوته د خلقو په مخکښے نو موټر سائیکل ئے ترے بوتلو او نور دغه روزانه، آپریشن دوه درے ځله اوشو، نیمه گهنټه، گهنټه مخکښے دا ټول والوزوی، لاړ شی د دے ځائے نه چرته غائب شی۔ لوکل ناست دی په سلمان خیلو کښے، په پیکئ کښے هغه ناست دی جی څوک ئے خبره نه کوی، په تهانړو کښے Wanted خلق ایف آئی آر کوی، څنگه ئے کوی؟ پته ئے نشته دے جی۔ زما ریکویسټ دا دے چه دا د لا اینډ آرډر سیچویشن Seriously اغستل پکار دی، معلومات د اوکړی سر، کم از کم زما حلقے پورے یو ځل هم که آپریشن شوے وی او مونږه ورته وئیلے وی چه دا مو ولے اوکړو یا مونږ ورکښے ټیلیفون کړے وی، اکثریت دوئ پریښودو، مطلب دا دے چه صفا خلق وو خو زمونږه سپورټ پولیس سره دومره دے چه د هغے د پاسه هم مونږ ورته ټیلیفون نه دے کړے، نه مو ورته وئیلی دی، مونږه ورته وئیلے دی چه یره که ښه یئ، صفا یئ تاسو به پریږدی سر، دا اووه سکولونه چه والوتل د دے ماشومانو، د دوئ د مستقبل به څنگه چل کوؤ سر؟ دا خو چه جوړیږی نو پیسه غواړی، Financial crunch دے تاسو ټولو ته پته ده، د دوئ د مستقبل به څه چل کوؤ؟ زما ریکویسټ دا دے سر، زما ریکویسټ د میاں صاحب نه، د دے بیرسټرصاحب نه دے چه خدائے رسول اومنئ او دا شے سیریس واخلئ، دا په

بارډر باندے نه کیږی، دا په بندوبستی علاقو کښے نه دے ، دا په Settled areas کښے دی او روزانه، هره ورځ یو نه یو واقعه شوے وی۔ یوه ورځ دغه اوشو، هغه ورځ، بله ورځ باندے جی Dispose of او ښه بیا بله پکښے د مزے خبره، هغه بله ورځ چه اوشوه، زه لاړم هلته نه کسان راغلل، هغه سکول مونږه د پاره German aid باندے جوړ شوے وو، ما وئیل یره خدائے رسول اومنئ، جرمنیان راغلل د خپل وطن نه ئے پیسے راکړے ، تاسو له ئے پرائمری سکول جوړ کړو او زمونږه د خلقو دا کردار دے چه مونږه ورته بم خلاص کړو او خپل مستقبل مو والوزولو او بد هم هغوی شول، نوے سکولونه سر، یو ورکښے Under construction سکول ئے والوزولو۔ سر، دا خبره ډیره سیریس مسئله ده، دا بیا راڅرګندئ شوه او په Settled area کښے دا کیږی نو زما ریکویسټ دا دے چه د دے خلاف (مداخلت) جناب سپیکر صاحب، د دے خلاف د یو آپریشن اوشی، څه کار د اوشی چه پته اولګی چه دلته څه کیږی؟ پیکئ کښے سر د ډیر وخت نه یو چوکئ هلته منظوره شوے ده او اوسه پورے چوکئ نه ده جوړه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه ده جوړه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: کم از کم دوه درے بورئ د واچوی او یو دوه درے کسان د دوئ کښینوی خو سر، دا چه سلمان خیل، ماشوګګر، شیخان، شیخ محمدو ته خلق راځی او بمونه سکولونو او ماشومانو ته ایږدی نو چرته به ځی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: دا بابک صاحب! سردار بابک صاحب، چه دا کوم سکولونه Destroy شی، د دے تاسو سره څه پلان شته؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: او دریږئ تاسو ته د رکوم ټائم جی، یو منټ۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی۔ سپیکر صاحب، دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا کوم سکولونه چه وران شو، د دے د پاره څه پلان شته تاسو سره؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی بالکل، په فوری توګه باندے یا خو مونږ هغه سکولونه چه څنګه ذکر ثاقب خان اوکړو، د بدقسمتئ نه هغه ظالمان چه زمونږ سکولونه ورانوی، په ایمرجنسی باندے یا خو مونږ داسے اوکړو چه نیزدے سکولونو ته ئے شفټ کړو، بل آپشن مونږ سره دا دے چه هلته ټینټونه کهولاؤ کړو یا په۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټینټ کښے سکول جوړوئ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ټینټونه ورکړو، او بالکل جی، یا داسے اوکړو چه کوم ځائے کښے Rented building وی، په کرایه باندے بلډنګ ملاویږی، هغه Hire کړو، بهرحال هغه سکول مونږ په څه طریقه باندے روان کړو او حقیقت دا دے، څنګه چه ثاقب خان خبره اوکړه، دا جی بالکل داسے ممکنه نه ده او زما یقین دا دے چه دا په کوم الفاظو کښے ثاقب خان د هغه خلقو غندنه اوکړه، مونږه خو د هغه خلقو غندنه د دوئ نه هم په تیزو الفاظو کښے کوؤ خو دوئ پرے زمونږ نه زیات ښه پوهیږی، دیکښے خو داسے مونږه نه شو وئیلے چه لکه حکومتی اهلکار چه دی یا زمونږ چه خپله کومه انتظامیه ده چه د هغوی سیکیورټی انتظامات، مونږ بالکل د هغے خبره نه کوؤ چه په هغے کښے خدائے مه کړه Loop holes دی یا پکښے کمے دے، بهرحال دا یو داسے آفت دے چه زمونږ خاوره ورسره مخ ده،مونږه چه دغه کوم مشکل سره مخ یو لګیا یو او څنګه چه دوئ خبره اوکړه چه جرمنیان راغلی دی، زمونږ هغه ډونرز سره هم خبره ده چه په Long run کښے دا کوم سکولونه چه زمونږ وران دی چه مونږ هغه ودان کړو او په فوری توګه باندے دغه څلور آپشنز دی مونږ سره او هغه چه په کوم لړ کښے Applicable دی، هغه مونږه هلته کښے Apply کوؤ او خپل کار چه دے هغه وران کړو۔

جناب سپیکر: نه، د Reconstruction څه پلان ښایو چه دا لکه سوات کښے شوی دی، دلته شوی دی، څه پلان شته، تاسو څه جوړ کړی دی؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: داسے ده جی، سوات کښے، ټول ملاکنډ ډویژن کښے تاسو په اخباراتو کښے ګورئ چه مونږه د پی ډی ایم اے د لاندے یا د مرکزی

حکومت لاندے یا چه کوم ډونرز مونږ سره کمک کوی، مرسته کوی، د هغوی په تعاون سره زمونږ د Reconstruction عمل باقاعده روان دے۔

جناب سپیکر: بس دے باندے به لږ څه خبره کول غواړی او-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر، که یو منټ مو ما ته راکړو نو۔

جناب سپیکر: او دریږه دے باندے به میاں صاحب! خبره کوئ، دوئ نه به لږ او ریدل غواړو چه د گورنمنټ څه پروګرام دے د دے د پاره؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، د یو خبرے ریکویسټ مے دے که ما ته مو لږ اجازت راکړو نو میاں صاحب او بابک صاحب به د هغے هم دغه راکړی-----

جناب سپیکر: بس تاسو، درسره دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، بابک صاحب ته به پته وی چه زما په ماشو کښے یو بل سکول د کلی په مینځ کښے الوتے وو جی، پرائمری سکول وو، یو کال مخکښے او د هغے تر اوسه پورے څه بندوبست نه دے شوے۔

جناب سپیکر: هم هغه شان وران پروت دے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل وران پروت دے، زما ریکویسټ دا دے جی، بابک صاحب ته زما ستاسو وساطت سره ریکویسټ دا دے چه کم ازکم دا اووه اته سکولونه چه دی، دے د پاره د دا Rent-----

جناب سپیکر: دا خو د بارډر ایریا نه ده جی، دا خو د ننه کلو کښے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا جی Rented دغه کښے خو د کم ازکم شروع شی جی، دا به زما ریکویسټ وی چه څومره زر کیدے شی، هغه خو د راته اوکړی جی۔ ډیره مهربانی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، ستاسو سکول مات دے څه؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: هم دے سره په لاء اینډ آرډر سر، دا زما ډیر ضروری سر، پیښور-----

جناب سپیکر: د چا چه سکول وران وی هغه د خبره او کړی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، لاء اینډ آرډر باندے خبره کیږی لگیا دے-----

جناب سپیکر: هغه خو لوئے سبجیکټ دے جی، اوس د سکول Matter رااوچت شو، که د چا سکولونه مات وی علاقه کښے، هغے باندے خبره او کړئ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، سکولونه خو-----

جناب سپیکر: ټوله ایجنډا پاتے کیږی، دا Extra agenda item دے، د چا چه سکول وران وی، هغه صرف اووایئ۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، مفتی جانان صاحب اودریږه اول۔

مفتی سید جانان: زه جی دا گزارش کوم حکومت ته، مونږ بالکل مایوسه شوی یو جی، زما حلقه کښے دوه سکولونه، هائی سکول تقریباً دویم کال ئے دے، تاسو راته وئیلی دی، ارشد عبدالله صاحب راته وئیلی دی، بشیر بلور صاحب راته وئیلی دی، د دغه ټولو خلقو ریکارډ درته زه ښودلے شم جی، تاسو مونږ ته امید راکړے دے، مخکښے چهټیانو کښے تاسو مونږ ته دا وئیلی وو چه انشاء الله دا چهټیانے ختمیږی، دا سکول به کهلاویږی، هغه سکول دوه کاله اوشو، تر دوه کالو پورے هغه وو پرائمری سکول، دوه کمرے دی او دوه ټینټونه ورکښے دی، اوسه پورے هغه سکول مطلب دا دے کهلاؤ نه شو۔ سیکرټری صاحب ته مو څو ځله اووئیل، ای ډی او صاحب ته مو څو ځله اووئیل، اوسه پورے بند دے او هم هغه شان بند دے۔ یو بل پرائمری سکول دے جی، زما خپل کلی کښے دے، دوه کالو نه تراوسه پورے هغه بند دے، هغه بچی در په در گرځی۔ یو گزارش زه بل کوم، لکه ثاقب الله خان چه کومه خبره اوکړه جی، پرون دوآبه لوئے سب تحصیل دے جی، هغے کښے روزانه یو کس دوه کسان وژلے کیږی، پرونئ خبره

ده جی، لوئے چوک دے ، زه هغے کښے راتلم، زما د راتلو نه تقریباً پندره منټ مخکښے موټر سائیکل باندے کسان راشی او مطلب دا دے دا کس اولی او مړ شی، هیڅ څه پته ئے نه لګی۔ مونږه خو حیران یو دے خبرے باندے ، مونږه نه پوهیږو چه دا دومره فوج او دا دومره پولیس او دا دومره۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه دے باندے بیا خبره کوؤ جی۔ د سکول خبره، دا سبجیکټ Sabotage کیږی، (جناب محمد علی خان، رکن اسمبلی سے) ستاسو سکولونه هم دی؟ د سکول خبره اوکړئ چه سکولونه کوم مات دی۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، زمونږه شبقدر کښے درے پرائمری سکولونه، یو هائی او یو مډل سکول او دیکښے اکثریت څلور سکولونه د جینکو دی او دوه د هلکانو دی۔ دیکښے بلاسټ شوے دے ، د دے تقریباً یو کال اوشو جی۔ یو هائی سکول کښے ، سبحان خوړ د شبقدر ډیر تاریخی سکول دے ، تاسو هم لیدلے دے سپیکر صاحب، هغے کښے دوه ځله اوشو نو هغه بابت کښے زه خپله سی ایم صاحب له هم ورغلے یمه، هغوی نه مے لیکل هم اغستی وو او اوسه پورے په هغے څه عمل درآمد نه دے شوے ، د ټول سکولونو، په هغے کښے یو سکول داسے دے چه هغے کښے یو کمره نن دے او که سبا دے ، مونږ هم دا وایو چه خدایا خیر کړے ، راپریوځی، ایجوکیشن والا ته مونږ اووئیل چه دا کمره ګزاره کړئ، سی اینډ ډبلیو ته مو وئیلی وو چه دا کمره رانه لرے کړئ، دے کښے ماشومانے جینکئ به ګیرے شی، هغوی اوسه پورے هغه کمره قدرے راګزاره نه کړه، Demolish ئے نه کړه چه یره هغه خطره ختم شی، جوړول خو لا لویه خبره ده۔ اوس مونږ دا وایو چه کوم سکول استعمال کښے وی، ځائے شته هغه خو د شروع کړی۔ چه کوم ډیر خراب شوے دے ، هغے د پاره د Rented building بندوبست اوکړی او دے د پاره د پی سی ون تیارشی۔ مونږ خوشحاله یو، په ملاکنډ کښے یا په سوات کښے هلته ډیره تباهی شوے ده چه کار شروع شوے دے خو دلته هم مونږ ته توجه کول پکار دی جی، مونږه هم ایجنسئ سره نیزدے پراته یو او زمونږه دا سکولونه جوړل غواړی جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: انور خان! ستاسو سکولونه هم مات دی؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: او سر، سکول مات دے جی۔

جناب سپیکر: بس صرف د سکولونو نومونه اوښایئ جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: زمونږ گورنمنټ گرلز مډل سکول بیبوړ چه د هغے تقریباً یو نیم کال اوشو چه هغه په بم بلاسټ کښے الوتلے وو، بیا هلته زمونږه د Down districts د ملاکنډ ډویژن دا دے چه هلته د واورو سیزن وی جی نو هلته ټینټ هم کارنه کوی، یو نیم کال اوشو جی، په چکیاتن کښے زمونږ بل گورنمنټ مډل سکول هغه الوتے وو، په ډوګ دره کښے سکولونه الوتی دی، په براول کښے دی جی، په ټول دیر کښے مختلف ځایونو کښے داسے سکولونه شته دے جی او هلته په واورو کښے بالکل گزاره نه کیږی۔ زمونږ په ټینټ کښے هم گزاره نه کیږی، تر اوسه پورے زمونږ ماشومان د وونو لاندے یا یو ځائے کښے، بل ځائے کښے ناست وی نو زما به ستاسو په وساطت باندے منسټر ته دا درخواست وی چه د دے څه دغه اوکړی۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب! په دے باندے یو پالیسی بیان ورکړئ جی۔

جناب پرویز احمد خان: زه یو گزارش کومه جی۔

جناب سپیکر: پرویز خان! ستاسو هم سکولونه مات دی؟

جناب پرویز احمد خان: زما جی یو سکول دے-----

جناب سپیکر: نه، په بم الوتے دے؟

جناب پرویز احمد خان: زه تاسو ته عرض کوم چه هغه نه په بم الوتے دے، څلور کاله اوشو بلډنگ شته، پرائمری سکول دے د جینکو عزیز آباد، نه په کښے سټاف شته، نه ورته جینکئ-----

جناب سپیکر: دا خو اوږد سبجیکټ دے، دا بابک صاحب سره به کښینئی۔ جی، میاں افتخار صاحب! دا چه کوم وران شوی دی، دے د پاره څه پلان شته دے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بالکل جی، داسے ده چه---

جناب سپیکر: او بل دلته چه کوم ایشورنس اوشی لکه دا کال مخکښے ، هغه ایشورنس کمیټی زمونږه شته سیکرټری صاحب! نو د هغے ایشورنس کمیټۍ خو دا ډیوټی ده چه دا دوئ ته Remind کړی کنه، که نه وی Separate Committee ورله جوړه کړئ، Separate Committee for Assurances جی۔ میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ زه به صرف هم دے مسئلے ته محدود شم چه کومه تاسو ورته اشاره کوئ ګنی دوئ خو ډیر لوئے Background بیان کړو، په بله موقع به د هغے جواب اوشی۔ بابک صاحب دلته ناست دے ، هغه ډیر موثر جواب ورکړو، لازمی خبره چه زمونږه د بم بلاسټ په حواله پالیسی شته، چونکه مونږ په ملاکنډ ډویژن کښے د دے مرحلے نه تیر شوی یو او د هغے په بنیاد باندے په ټوله صوبه کښے چه داسے واقعات کیږی نو هم په هغه شکل ئے Deal کوؤ چه څنګه مونږه ملاکنډ Deal کړے وو۔ دا یوه خبره چه چرته مطلب دا دے Rented building، هغه تر اوسه پورے نه دی اغستے شوی، بابک صاحب ناست دے او بابک صاحب پکار دے چه خپل ډیپارټمنټ ته فوری اووائی او مونږه هم د حکومت د طرف نه دا خبره کوؤ چه فوری طور، د ماشومانو د وخت ضائع کیدو چه کوم احتمال دے چه هغه ختم شی او Rented building هیڅ خبره نه ده، هغه د فوری واخلی چه چرته هم د دے سکول مسئله راپیښه ده۔ د مرمت خبره چه چرته ده، د مرمت په حواله باندے یقیناً د ډیپارټمنټ خپل نظام دے ، د بم بلاسټ بیل کیس دے ، د مرمت بیل کیس دے۔ د ټینټونو بندوبست فوری کیدے شی، بالکل که ایجوکیشن سره داسے څه مسئله وی هم نو هغه د صوبائی حکومت چه د پی ډی ایم اے په طرف زمونږ کوم سسټم دے ، مونږ ته چه د دوئ طرف نه یو خبره راشی، بالکل د ټینټونو بندوبست به ورله کوؤ خو د دے خبرے ګنجائش نشته چه سکول به نه وی نو ماشومان به در په در او خاورے په سر ګرځی، د دے خبرے ګنجائش نشته، دا Surety ورکوؤ که چرته د جانان صاحب څه خبره ده، هغه هم حل کول غواړی او که د نورو ملګرو کوم سوالونه دی، بالکل د ماشومانو وخت به نه ضائع کوؤ او فوری طور به ورله بندوبست کوؤ او بابک صاحب ته به زه خواست اوکړمه او د هغوی

ډيپارټمنټ ته او نورو خلقو ته هدايات کوؤ چه زر تر زره چه د دے مسئلے د نوټس واخلي او دا مسئله د حل کړي۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ډیره شکریه۔ بابک صاحب، هغه بله ورځ مفتي صاحب يو خبره کړے وه، مفتي جانان صاحب څه شو؟ هغه خبره اوکړي او بيا اوځي او دا بل زمونږه وزير صاحب چه وو د دير، دا محمود زيب خان، په دريمه ورځ باندے د هغے Response اوښودلو او هغه ئے شکريه ادا کړه نو مهرباني اوکړئ تاسو هم لکه څنګه چه ثاقب الله خان دا شے پوائنټ آؤټ کړو، مفتي جانان صاحب پوائنټ آؤټ کړو، محمد علي خان پوائنټ آؤټ کړو، په دے باندے ته ښه Dashing منسټر صاحب يے، مهرباني اوکړه په دے باندے فوري ايکشن واخله۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپيکر صاحب، زه بخښنه غواړم چه کله د ايجوکيشن خبره راشي، زه جي يو دوه منټه تاسو نه غواړمه چه کله د ايجوکيشن خبره راشي، دا ډيره ښه خبره ده چه تاسو بيا په هاؤس کښے Invitation کوئ چه که د چا متعلق خبره وي خو بيا پکار دا ده چه Concerned Minister له هم دومره ټائم ورکړئ چه کم از کم تاسو خو هلته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم الله، اووايئ جي، تاسو ته Full time دے جي۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهرباني جي۔ داسے ده، څنګه چه مفتي صاحب خبره اوکړه يا انورخان صاحب خبره اوکړه يا ثاقب خان خبره اوکړه يا پرويز خان خبره اوکړه، ديکښے جي هيڅ شک نشته چه سکولونه وران هم شو او ورانيږي هم، سکولونه بند هم دي او بنديږي هم خو زما به خواست صرف دا وي چه مونږه ولے په يو صفحه کښے سبق وايو، مونږ په دے دواړو صفحو کښے ولے سبق نه وايو؟ دا بالکل د حکومت ذمه واري ده، څنګه چه ثاقب خان خبره اوکړه چه په يو مياشت کښے اووه سکولونه وران شو، مونږه حکومت ذمه وار يو، حکومت چه د کومو مشکلاتو سره مخ دے، زما يقين دا دے چه مونږه او تاسو هم ترے ټول خبر يو او دا ټوله دنيا ئے هم ويني خو سوال دا دے چه په هغه کتاب کښے به سبق څوک وائي، د هغه خلقو لاس به څوک نيسي؟ دا د حکومت ذمه داري ده خو مونږه او تاسو هم ټولو له د خدائے پاک همت راکړي چه کم از کم هغه ظالمانو

ته خو ظالمان اووایو کنه، مونږ خو دلته کښے په دے باندے ژاړو چه زمونږ د ماشومانو سکولونه ورانیږی او ښکاره ئے مونږه وینو چه دلته Political wings دی، د هغه Militants political wings دی چه هغوی ته سپورټ ملاویږی۔ صرف دے یوے خبرے له زور ورکول چه مونږ د حکومت نه خفه یو، تاسو د حکومت نه په څه خفه یئ؟ حکومت خو خپل سرونه ورکړل، حکومت خو خپله روان دے، خپل سرونه ورکوی، پکار دا ده چه دا د قوم او د دے قوم د بچو مشترکه دشمن دے چه راشو او ټول یو بل له لاس ورکړو او د هغه مشترکه دشمن لاس اونیسو، کردار دغه ځائے کښے هم پکار دے۔ مونږ ته که مسئلے په ګوته کوی، صحیح خبره ده چه مونږ ته په ګوته شی سپیکر صاحب، مونږ لګیا یو د ټول انټرنیشنل کمیونټی سره مونږ په تماس کښے یو، مونږ په رابطه کښے یو، زمونږ چه څومره محدود وسائل دی که Militancy aid schools دی، په هغے باندے هم زمونږه د Reconstruction کار روان دے او مونږ ئے پرے روانوؤ۔ زمونږه دا هم کوشش دے چه مونږ دنیا ته هم دا اپیل اوکړو چه څومره زمونږ انفراسټر کچر وران شو، د هغے د پاره هم مونږه رابطه کوؤ او چه کومه اندیښنه یا کومه خدشه مونږه وینو چه په راروان وخت کښے هم زمونږ تعلیم ته، تعلیمی ادارو ته خطره ده، مونږ د هغے د پاره، زه تاسوته مثال درکولے شم سپیکر صاحب، چه د ناروے حکومت د Netherland Dutch څومره چه یورپین یونین دے یا څومره چه انټرنیشنل کمیونټی ده، مونږه خپل ټول کیس تیارکړے دے۔ زه سپیکر صاحب تاسو له مثال درکړمه چه تاسو اوګورئ چه په انسانی آفت کښے پینځه نیم اربه روپئ نقصان چه دے دا زمونږ د ایجوکیشن په مد کښے په ټول ملاکنډ ډویژن کښے او تقریباً په ټوله صوبه کښے شوے دے، دا اوس چه قدرتی آفت راغلو، پینځه اربه روپئ نقصان زمونږه اوشو، پینځه اربه روپئ نقصان زمونږه اوشو۔ سپیکر صاحب، چه مونږه دلته دا سوال پورته کوؤ چه نن سکول وران شو یا سکول ورانیږی، پکار دا ده چه میاشت پس، دوه میاشتے پس بیا مونږه او تاسو له دا هم پکار دی سپیکرصاحب چه مونږ اوګورو چه آیا زمونږ د حکومت وسائل څه دی، Blindly مونږ له نه دی پکار چه مونږه دومره خبره اوکړو؟ بهرحال زه ایشورنس ورکومه خپل ټولو آنریبل ممبرانو صاحبانو له چه زما درخواست به دا

وی چه مونږه به په مشترکه توگه باندے ، زه بله خبره سپیکر صاحب، کوم، هغه مولانا فضل الله، زه ئے په دے هاؤس کښے نوم اخلم چه په ټول ملاکنډ ډویژن کښے هغه د دے خبرے اعتراف کوی چه او دا سکولونه ما وران کړل، مونږ اوریدل غواړو د هغه خپلو مشرانو د خلے چه هغه ظالم ته بیا ظالم اووائی، هغه اعتراف کوی په دویمه، دریمه ورځ باندے چه او دا سکولونه ما وران کړل، هغه خلق اعتراف کوی، باقاعده مونږه د هغه خلقو په شان کښے مذمت نه اورو، مونږ د هغه خلقو غندنه د خپلو مشرانو د خلو نه نه اورو، پکار دا ده چه مونږه واؤرو چه هغه ظالمان چه نن دلته دا ورانے کوی یا ئے په دے خاوره کښے هور لګولے دے ، هغه د هغوی ظلم ته ظلم نه وائی او صرف دا توجه دے طرف ته کولو د پاره، د پولیټیکل سکورننګ د پاره په حکومت باندے تنقید کول سپیکر صاحب، دا مناسب خبره نه ده ځکه چه زمونږ په دے وطن کښے زمونږه په دے صوبه کښے چه مونږ د کومو کومو حالاتو سره مخ یو، دا که تاسو د ټول برصغیر او د دنیا تاریخ اوګورئ یا موجوده حالات اوګورئ، دا بالکل مختلف حالات دی۔ څنګه چه ثاقب خان خبره اوکړه چه جرمنیان راځی مونږ له سکولونه جوړوی، کافران راځی مونږ له هسپتالونه جوړوی، کافران راځی مونږ له کوڅے جوړوی، مونږ له د روزګار موقعے راکوی، زمونږه معاشی او اقتصادی حالت ښه کوی او مونږه مسلمانان پخپله هغه کار ورانوؤ او بیا مونږ دومره نه شو کولے چه د هغه وران کارو خلقو او د هغه باغیانو خلقو، د هغه اجرتی قاتلانو خلقو مذمت اوکړو۔ مونږ به دا خواست کوؤ چه خدائے پاک د مونږ اوتاسو ټولو له همت راکړی چه کم از کم د هغے مذمت خو اوکړو کنه۔ مهربانی سپیکر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! په دے دغه باندے د اپوزیشن د طرف نه باقاعده دوئ سره کوآپریشن شوے دے-----

جناب سپیکر: شوے دے، دا شوے دے جی، ټهیک دے، دا ټهیک دے۔ *پولیس ڈیپارٹمنٹ سے جو بھی آئے ہیں تو چیمبر میں سیشن ختم ہونے کے بعد آ جائیں۔ ثاقب اللہ خان! آپ بھی* After Session *چیمبر میں آپ کی میٹنگ ہو گی۔*

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جی۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Malik Tamash Khan, to please move his adjournment motion No. 211. Malik Tamash Khan.

ملک طماش خان: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه۔ کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ بعض لوگوں کی طرف سے محکمہ اوقاف کی زمین پر عمارات اور دکانیں بن جانے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ اس جگہ پر لوگ نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور عید کی نماز پڑھتے ہیں اور سیلاب میں چارسدہ روڈ کے لوگوں کو یہاں سے ایمر جنسی میں امداد ملتی ہے اور گاڑیوں کی پارکنگ کا بھی بڑا مسئلہ ہوگا اور ایک تاریخی مسجد کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔

سپیکر صاحب! په دیکښې مونږ دا یوه خبره ستاسو نوټس کښې راوستل غواړو چه دغلته دا کومه آبادی شروع ده، عید ګاه چه کوم د پیښور یو بنائسته ځائے دے، بنائسته والے دے، په هغے کښې چه دا کومه آبادی شروع ده، هیمشه چه کله د اختر مونځونه وی نو هغے کښې د ګاډو هغه پارکنګ وی نو چه کله Already تاسو ته پته هم ده چه په چارسده روډ باندے د رش ډیره لویه تباهی شروع ده او چه په دیکښې دا آبادی اوشی نو اکثر خلق مونځونو له چه راشی نو ګاډی به کوم ځائے اودروی؟ بل جی زمونږه-----

جناب سپیکر: دا هغے کښې څه شروع دی؟ یو خو شادی هال وو کنه، اوقاف هال بل پکښې شروع دے؟

ملک طماش خان: نه جی، هغه بل دیخوا هغه ګیټ سره نیزدے، تقریباً څه یو جریب ځائے کهلاؤ پروت وو، په هغے کښې دا دویم ځل دے چه دا سیلاب راځی نو په هغے کښې هم زمونږه امداد دغلته نه کیږی، دیګونه هغه ځائے کښې پخیږی او هغه ځائے نه بیا مونږه دے خپلو حلقو ته دا امداد رسوؤ نو په دغه ځائے کښې جی مونږ ته دا مشکلات دی چه هغلته لوکل چه کوم ځائے کښې د جنازے مونځ کیږی نو هغلته خلق راغونډ شی، دغلته ګاډی پارکنګ کوی نو مهربانی د اوکړے شی چه یره دا دے باندے پابندی اولګوی چه دا مشکلات هم حل شی او

دا خو لا د پیښور ښائسته والے دے چه دا هم پکښے پاتے شی په خپل ځائے۔
ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Auqaf, please, Namroz Khan Sahib.

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف): جناب سپیکر صاحب، کوم تحریک التواء چه راغلے ده، دیکښے چه کوم دوئ د دے زمکے ذکر کړے دے نو دا عید گاه چه کومه ده، دا خو کهلاؤ پرته ده، غټ ځائے دے، تاریخی ځائے دے، په دے باندے بالکل اتفاق دے، اوقاف په دے باندے باقاعده اخراجات کوی او دا رمضان کښے یا د اختر مونځ چه کیږی نو په دے باندے مونږه خپل انتظامات کوؤ۔ د کوم ځائے چه دوئ ذکر اوکړو چه تعمیرات کیږی نو دا پورشن چه دے، دا د عید گاه سره نه دے، دا یو کمرشل پورشن زمونږ پروت وو او په هغے باندے اوقاف د خپل قانون مطابق کارروائی کړے ده۔ بهرحال د کومے زمکے چه دوئ ذکر کوی چه کار پارکنگ دے، زه ستاسو نوټس کښے راوستل غواړمه، اوقاف سره دا کومے زمکے چه پرتے دی، مختلف ځایونو کښے قبضے اچولے شوے دی او هم دغه شان څنگه چه ممبر صاحب اووئیل چه دا د عوامو د پاره یا د گاډو د پاره دی نو هغه ځائے یو کمرشل ځائے دے او دغه د کمرشل استعمال د پاره دے نو مونږه د اوقاف دا یو محکمه ده چه دے وخت کښے په نقصان کښے روانه ده او دا Autonomous body ده نو په دے باندے دا ما یو دغه کړے دے چه کوم کوم ځایونو کښے پلاټونه خالی پراته دی چه دے باندے تعمیر اوشی او دا چه چا وقف کړی دی، د هغے آمدن اوقاف ته راشی او بیا بل مونږ سره مدرسے دی، جماتونه دی، په هغوی خرچ اوکړو نو دا ځائے چه دے دا بالکل د اوقاف د قانون مطابق ایډورټائز شوے دے، اخباراتو کښے راغلی دی او د هغے نه بعد چه کوم د اوقاف قانون وو، د هغے مطابق په هغے مونږ تعمیر شروع کړے دے نو په دے باندے دا مهربانی د اوکړی چه د هغے د رکاوؤلو ضرورت نشته، دا د اوقاف او د حکومت د آمدن د پاره ذریعه ده، دے د پاره دا مونږه تعمیر په دے باندے-----

جناب سپیکر: نه، دا پرے څه کوی، پلازه پرے جوړوی؟

وزیراوقاف: او، شاپنګ سنټر پرے جوړیږی۔

ملک طماش خان: سر دیکښے زه ریکویسټ کوم جی، تاسو خیر دے یو کمیټی جوړه کړئ، هغه د اوګوری چه دا کوم ځائے کښے دا کنسټرکشن شروع دے، دا کوم ځائے چه هغه جمات جوړ دے، د هغے مخے ته دا یو ډیر ښائست والے دے چه هغه جوړ شی نو د دغه جمات بیا ضرورت څه دے او بیا خلق صرف جنازے له چه راځی نو ګاډی به کوم ځائے اودروی؟ او ما خو تاسو ته اووئیل چه په چارسده روډ خو زمونږ د ټولو نه غټه مسئله د ټریفک ده، مونږ خلق چه هغه د اختر مونځونو له راځی او د روډ د پاسه ګاډی اودروی نو Already پکښے د ټریفک مسئله جوړه هم ده چه دا آبادی اوشی نو Already د هغے نه خو به ډبل مسئله مونږ ته جوړه شی نو مهربانی د اوکړے شی، تاسو۔۔۔۔

جناب احمد خان بهادر: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر، زه یو خبره کول غواړمه۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، احمد خان بهادر صاحب۔ اودریږه مسنټر صاحب! تاسو کښینئ یو منټ احمد خان بهادر څه وئیل غواړی۔ هم په دے عید ګاه باندے وئیل غواړئ تاسو جی؟

جناب احمد خان بهادر: جی، او په دے وئیل غواړم، اوس راته دا 'آن' کړئ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستا آواز تیز دے، خیر دے داسے هم وئیلے شئ۔

جناب احمد خان بهادر: تهینک یو، جناب سپیکرصاحب۔ جناب سپیکر صاحب، دا مسئله یواځے د پیښور د عید ګاه نه ده جی، دا په هر ځائے کښے چه د اوقافو زمکے دی یا چه کوم زمونږ سرکاری زمکے دی، هغلته مونږ ته دا مسئله ده۔ زه به تاسو ته د مردان د میونسپل کمیټئ مثال درکړم جی۔ شاته د میونسپل کمیټئ یو ښکلے بلډنګ وو، د هغے مخے ته یو ډیر مزیدار شین لان وو، هغه لان کښے د کانونه جوړ شوی دی جی، مردان کښے کچهرئ ته مخامخ مسجد عدل وو، زمونږه د هغه جمات مخے ته ډیر مزیدار چمن وو، هغه جمات به هم پرے خوبصورته ښکاریدو او هغه ځائے به هم پرے خوبصورته ښکاریدو، په هغے د کانونه جوړ شوی دی۔ جناب والا، زما ګزارش دا دے چه کله تاسو انکوائری

کوئ چه آیا د دے عید گاه مخے ته دا څوک جوړوی نو د دے سره سره دا نور هم انکوائری په دیکښے اوکړئ چه دا چا دوئ له اختیار ورکړو او دا اجازت چا ورکړو چه دوئ دغلته دکانونه جوړوی او دا په څه طریقه باندے دوئ دا اختیار اغستے دے جی؟ که چرے Proper دوئ یو درخواست کړے وی او په یو طریقه راغلی وی خو څه ٹھیک ده، د ډیپارټمنټ خو ده، هغوی ئے کوی، د هغوی جائیداد دے خو که چرے دا لینډ مافیا وی او قبضه مافیا وی نو د دے تدارک اوکړئ ځکه چه زمونږ د هغه بلډنګونو او زمونږ د هغه ځایونو هغه خوبصورتی ئے مکمل ختمه کړه۔ ما دغه خبره کوله۔ تهینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، هغه منسټر صاحب جواب ورکوی کنه-----

جناب سپیکر: هں جی، جی؟

وزیر اطلاعات: منسټر صاحب ولاړ دے کنه، هغه ورله جواب ورکوی-----

جناب سپیکر: نه نو منسټر صاحب خو جواب ورکړو، دوئ پرے مطمئن کیږی نه نو منسټر صاحب څه ایشورنس ورکوی جی؟

وزیر اوقاف: زه خو دا وایم چه لکه څنګه احمد صاحب اووئیل چه نورے دا سرکاری زمکے دی یا پراپرټئ دی نو زه دا سوال کوم چه دا څنګه سرکاری زمکے دی، دا ولے مونږ په استعمال کښے نه راولو، دا به داسے پرتے وی؟ په هغے باندے لینډ مافیا قبضے کړے دی او هغے نه حکومت ته څه آمدن نه راځی نو دا یو پالیسی جوړول پکاردی چه کومے زمکے د محکمے دی، دا یو محکمه ده چه په هغے ئے اختیار دے، د هغے ملکیت دے او لینډ مافیا په هغے باندے یا کوم عام خلق راځی په هغے باندے قبضے اچوی، خپل کاروبار پرے کوی نو دا بهتره به نه وی چه په هغے باندے سرکاری عماراتونه جوړ شی یا کمرشل ځایونه جوړ شی، هغے نه حکومت ته آمدن راشی؟ زما دا سوال دے چه په دے وجه هاؤس د دا مهربانی اوکړی چه دے خبره کښے، دا د عوامو په انټرسټ کښے ده، د پبلک په انټرسټ کښے ده۔

جناب سپیکر: نه، اوس تاسو اووایئ چه دا کمیټئ ته لیږو، ایډجرنمنټ موشن ایډمټ کړو؟ جی، میاں صاحب! تاسو څه وایئ؟

وزیر اطلاعات: نه جی نه، داسے ده جی، دا خبره ډیره ساده نه ده چه دا په کوم انداز کښے خبره کیږی۔ یو دا خبره کول چه ډیپارټمنټ سره به اختیار نه وی چه هغه به خپله زمکه استعمالوی، دا به څوک استعمالوی، دا خو په دے ځائے ډیره عجیبه غوندے خبره شوه، لینډ مافیا او په ډیپارټمنټ کښے او د ډیپارټمنټ په اشتهار کښے او بیا اغستو کښے فرق دے۔ چرته چرته چه د لینډ مافیا، که رښتیا چاته پته وی چه چا قبضه کړے ده، پوائنټ آؤټ د کړی، دا خو ډیره عجیبه خبره ده سر، د حکومت به یو کار وی او لینډ مافیا کوم ځائے ده، په دے ځائے کښے او چه چرته ئے دے نوم واخلی چه دلته ورسرے حساب کتاب اوکړو۔ دا خو هغه خبره ډیره اسانه وی او په عمل کښے ډیره ګرانه ده۔ ساده خبره دا ده چه دا د سرکار زمکه ده، دا د ډیپارټمنټ زمکه ده، اوقاف ئے ذمه وار دے که دیکښے غلط کار شوے وی او دے وائی چه کوم دے د رولز ریګولیشنز Violation شوے وی او که دوئ وائی چه یره په دے ځائے بنائسته نه ښکاری، زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چه بنائسته د کوم ځائے نه راغلو، دلته کښے کومو مسئلو سره مونږ مخامخ یو؟ دا خبره کول چه ګنی چمن کم شو او زمونږ دلته خو آبادی په کوم شکل کښے روانه ده، بلډنګونه په کوم شکل کښے، دا خو ځان له یو لوئے پلاننګ پکار دے خو که په دے موجوده منصوبه کښے دوئ ته داسے یو شے ښکاری چه دا Irregularity شوے ده، بالکل خبره د اوکړی چه کمیټئ ته لاړه شی، که چرته په دیکښے څه Violation شوے وی اودے وائی که دا خبره چه بنائست کښے فرق راځی نو داخو داسے ده چه بیا خو ئے بیوټی پارلر ته بوتلل غواړی چه بنائست ئے ورله برابر کړی۔

جناب سپیکر: جی ممبر صاحب! ته څه وایے چه ضرورت خرابیږی او که څه چل دے؟

ملک طماش خان: دا جی داسے ده، د پیښور حالات خو تاسو ته ښه معلوم دی چه نور هم بنائسته کیږی، وخت سره سره په کوم شکل باندے چه بعضے خبرے ښکاره کول نه وی پکار، سر جی، داسے ده چه مونږه د هغه حسن خبره نه کوؤ، د

چارسدہ روډ زما د ځائے نه چه فاصله اوګورے نو د دس منټ فاصله ده او زه د هغه ځائے نه په یو ګهنټه کښے رارسیږم۔ مونږ ته خو جی دا ښائست نه دے پکار، مونږ ته هغه سهولت نه دے پکار چه یو سهولت ملاویږی او دوه سوه غمونه راته جوړیږی، زه په هغے څه کوم؟ (تالیاں) ځکه چه یو خو په دے موجوده سیلاب کښے چه کوم سهولت مونږ ته د دے ځائے نه ملاؤ شوے دے، هغه ځائے بندیږی، دیګونه به کوم ځائے، ځکه چه په دے دوه کالو کښے تاسو اوکتل چه دا سیلابونه راغلل، په هغه ځائے کښے دیګونه پخیږی او سهولت دے۔ په هغه ځائے کښے چه کله زمونږه د کلو جماتونو کښے خلق د اختر مونځ اوکړی نو دلته رامنډه کړی ګاډو کښے، ګاډی به کوم ځائے کښے اودروی جی؟ ښه جی، بل پکښے مسئله هغه د ښائست خبره مونږ نه کوؤ خو چه دغه سهولت خو وی چه کم از کم خلق په ګاډو کښے راشی، په دیکښے جی هغه شادی هال هم جوړ دے چه هغه واده له خلق راشی، پیدل به کلو نه راځی جی، نو مونږ خو دغه یو ریکویسټ کوؤ چه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا داسے کوؤ جی، منسټر صاحب! کمیټئ کښے تاسو کښینئ او خپلو کښے ئے Thrash out کړئ۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the motion moved by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The adjournment motion is referred to the concerned Committee.

<u>Mr. Speaker:</u> ‘Call Attention Notices’: Taj Mohammad Khan Tarand Sahib.

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر، ایک منٹ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک سیکنڈ، یہ ایجنڈا نمٹالوں پھر۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> نہیں سر، میں ایک بات کہوں، آپ کال اٹینشن پر چلے گئے، میں ایک بات کرتا ہوں، مجھے ایک منٹ دے دیں، بس۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ دو گھنٹے بولیں لیکن تھوڑا سا ایجنڈا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا، میں نے کافی انتظار کیا، میں نے فورم نہیں لیا اگر لیٹ نہ ہوا تو آپ مجھے کہہ دے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ کی بڑی مہربانی۔ میں نے دو تین دن پہلے آپ کو ایک کال اٹینشن دیا تھا، آج سیکر ٹریٹ نے مجھے واپس کر دیا۔ جناب سپیکر، میرے پاس اور کوئی Remedy آج ہے نہیں اور مجھے یہ خدشہ ہے اور مجھے لگتا ہے کہ شاید اجلاس کا یہ آج آخری دن ہو اور اگر میں کل یا اگلے دو تین دنوں کا انتظار کروں تو شاید پہلے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مسئلے پر آجائیں، کیا ہے، مسئلہ کیا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جی جناب سپیکر، اگلے دو تین دنوں میں یہ معاملہ نہیں آسکتا، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب یہ بڑی لمبی طویل بات ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جو معاملہ جناب سپیکر، آج میں آپ کی توجہ میں لارہا ہوں، وہ بہت ہی Important معاملہ ہے۔ وہ معاملہ اس ملک کی جمہوریت سے تعلق رکھتا ہے، یہ اس اسمبلی کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے، وہ آئین پاکستان سے تعلق رکھتا ہے۔ جناب سپیکر، اس وقت بھی ہماری اسمبلی In Session ہے تو جس معاملے کی طرف میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں، اگر فوری طور پر آج آپ نے ہمیں اجازت نہ دی اگر اس کو ڈسکس نہ کیا تو کہیں بہت بڑا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔ جناب سپیکر، اس نقصان میں اللہ نہ کرے کہ جمہوری اداروں کا نقصان ہو گا یا تمام ملک کی اسمبلیوں کا نقصان ہو گا، آج حکومت کچھ بھی کہے، وہ کہے گی کہ سب کچھ ٹھیک ہے، ہر چیز کانسٹی ٹیوشن کے مطابق جارہی ہے لیکن جناب سپیکر، اسلام آباد کا ماحول ایسا دکھائی نہیں دے رہا، اس وقت اداروں کے درمیان شدید کھچاؤ لگ رہا ہے، اس وقت بہت ضرورت ہے اور ہمارا جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی جاوید عباسی صاحب! اسلاآباد کے ساتھ ہم کیا کریں؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، یہ ہماری جمہوریت ہے، ہم ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم ان کے ہاتھ روک سکتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جناب سپیکر، اگر جمہوریت کو نقصان ہوا تو اس اسمبلی کا بھی نقصان ہو گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، توآپ سپریم کورٹ کے خلاف بولنا چاہ رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، ہم سپریم کورٹ یا کسی ادارے کے خلاف بات نہیں کرتے، میں جو ایڈجرنمنٹ موشن لایا ہوں، سر اس موضوع پر لایا ہوں کہ آج ڈسکس کیا جائے کیونکہ سیاسی ماحول خراب ہو رہا ہے، سپریم کورٹ کے فیصلوں پر بھی عمل درآمد کیا جائے جناب سپیکر، اگر عمل درآمد نہیں ہوتا تو اس کی کیا وجہ ہے اور یہ بہت اہم سیاسی معاملہ ہے، آپ میری ایڈجرنمنٹ موشن مجھے پیش کرنے دیں، آج اس اسمبلی میں ڈسکس کرنے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، آپ۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: اگر اس پر آج ڈسکشن نہ ہوئی تو کل حکومت کو بہت بڑا نقصان ہونے کا خطرہ ہے، آج یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے دیں اور اس پہ فوری طور پر ڈسکشن ہونی چاہیئے کیونکہ جناب سپیکر، یہ جمہوریت بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کی گئی تھی، اس ملک کے اندر آج ادارے، سب سے بڑی بات ہے کہ ساری توجہ جو ہے، دو کروڑ آدمی سیلاب سے باہر بیٹھے ہیں، اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیرسٹر صاحب! بیرسٹر صاحب، آپ Practicing lawyer ہیں، جو چیز میری اس اسمبلی کے Jurisdiction میں ہو، آپ بالکل اس پر بولیں۔ اس وقت Jurisdiction میں یہ چیز۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ہم اس پر ڈسکشن کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے Dictations بھی دے رہے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، ہم صرف ڈسکشن کی اجازت مانگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر مجھے Dictation دے رہے ہیں، No dictation جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، جناب سپیکر، ہم یہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کرنے کا نوٹس آپ کو بھیج دیتے ہیں، آپ کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس، آپ پھر لے آئیں نا، لے آئیں، اس پر بات کر دیں گے۔ تاج محمد خان ترند صاحب۔

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اس مسئلے پر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی نوٹس دے دیں، کچھ لے آئیں تو میں کر دونگا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، کل اگر اسمبلی کا اجلاس نہ ہو اور اسمبلی آج ختم ہو جائے تو تب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل کو ہم مر بھی سکتے ہیں تو آپ اس کیلئے کیا کریں گے؟

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میں اس مسئلے کو حل کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ابھی نہیں، ابھی ان کا نمبر ہے، وہ بیچارہ ایک دو مہینے سے اس کا انتظار کر رہا ہے۔ جی۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پراونشل سلیکشن بورڈ نے نومبر 2008 میں۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اس پر بحث کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: خیر ہے، واک آؤٹ کا موقع مل جائے گا۔ (ہنسی)

سید محمد صابر شاہ: آپ ایجنڈے کو چلائیں کیونکہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر، میں عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس بھائی کو ذرا موقع دیں تاکہ وہ اپنا مسئلہ۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: اس کے بعد کر لیں گے جی۔

جناب سپیکر: ان کو ذرا موقع دیں، آپ کا بھائی ہے، آنریبل ممبر ہیں، اس کو ذرا موقع دیں، وہ دو مہینے سے اس کال اٹینشن کا انتظار کر رہا ہے، تھوڑی زیادتی ہو رہی ہے نا، ایک ممبر کے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، ان کو موقع دے دیں یہ ایک اہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب! ابھی ایک گھنٹہ تو اس نے لے لیا جی، ایک گھنٹہ تو اس نے لے لیا Already اور کیا بات کریں گے جی؟

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میں اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پراونشل سلیکشن بورڈ نے نومبر 2008 میں ایک سو پندرہ لیکچررز صاحبان کو گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی دی تھی۔ اس کے بعد ایک سو اسی لیکچررز صاحبان کی گریڈ سترہ سے گریڈ اٹھارہ میں ترقی کیلئے کیس پراونشل سلیکشن بورڈ کو Submit کیا گیا ہے مگر دو سال گزرنے کی باوجود اس کیس کو ایجنڈا میں شامل نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ان تمام لیکچررز صاحبان میں بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا

حکومت سے گزارش ہے کہ اس پینڈنگ کیس کو جلد از جلد نمٹانے کیلئے اقدامات کرے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر، په نومبر 2008 کښے ایک سو پندره لیکچررز صاحبانو په گریډ اتھارہ کښے ترقی شوے وه، د هغے نه وروستو ایک سو اسی لیکچررز صاحبانو کیس د پراونشل سلیکشن بورډ سره پروت دے خو هغه په ایجنډا باندے نه شاملیږی او مسلسل هغه نظر انداز کیږی، لهذا زه حکومت ته گزارش کومه چه د دے د پاره اقدامات اوکړی چه دا مسئله د هغوی حل شی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Education, Qazi Asad.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو۔ سپیکر صاحب، یہ جو تعداد معزز رکن نے بتائی ہے، یہ Accurate نہیں ہے لیکن سر، میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بھی بات کی ہے اور وہ فائل دو تین بار گئی ہے، پھر آئی ہے تو اس میں کئی بار اے سی آرز میں کمی تھی، وہ جتنی بھی اس کی Requirement ہے انشاءاللہ تعالیٰ جلد از جلد ہم کر کے وہ اسٹیبلشمنٹ کو بھجوادیں گے تاکہ یہ پروموشنز ہو جائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جلد از جلد کوئی ٹائم دے دیں کہ بہت لمبا، وہ کہتا ہے کہ دو سال سے، جلد از جلد کب آئیگا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جنوری 2010 سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے، دو سال نہیں ہوئے لیکن بہر حال میں کوشش کرونگا کہ جتنی جلدی اور کئی لیکچررز کا اس طرح ہوتا ہے کہ ان کو اپنی اے سی آرز Submit کرنا پڑتی ہیں، وہ پورا کیس ملا کر بھیجنا پڑتا ہے تو کوشش کریں گے کہ جلد از جلد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیچارے ٹیچرز، پروفیسرز یہ روتے رہتے ہیں اور یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹس۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کیوں رولتے ہیں؟ جی، اللہ کے فضل سے ہم نے پہلے بھی پروموشنز کی ہیں، انشاءاللہ ان کو بھی جلدی پروموٹ کریں گے اور رلنے نہیں دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، کتنے عرصے میں انشاءاللہ ہو جائیگا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جلد از جلد انشاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جلد از جلد تو کل کا دن لگ رہا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، کل بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ میں نے آپ سے پہلے بھی عرض کی کہ کچھ ریکارڈ کی ہمیں ضرورت پڑتی ہے اور وہ ریکارڈ منگوانا پڑتا ہے، میں دوبارہ جاکر ڈیپارٹمنٹ کو Press کرونگا، In fact میں نے Already ان کو کہہ دیا ہے کہ تاج محمد ترند صاحب کا یہ تیسری، چوتھی بار آیا ہے، دو تین بار یہ کال آٹینشن آیا تھا، تاج محمد خان خود تشریف نہیں لائے تھے اس لئے ڈراپ ہو گیا۔

جناب سپیکر: Kindly دو Weeks میں، 15 days میں فیصلہ کریں۔ تھینک یو، جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Javed Iqbal Tarkai, to please move his call attention notice No 397.

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: Thank you, Mr. Speaker۔ میں آپکی توجہ ایک اہم اور فوری مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع صوابی میں فزیکل ایجوکیشن، پی ٹی سی اور سی ٹی کی خالی آسامیوں پر چھ مہینوں سے ٹیسٹ اور انٹرویوز ہوئے ہیں، تاحال تعیناتی کے احکامات جاری نہیں کئے گئے ہیں جس کے بارے میں امیدواروں میں تشویش پائی جاتی ہے، لہذا وزیر تعلیم سے اس بارے میں وضاحت طلب کی جائے۔

سپیکر صاحب، پہ صوابئ کښے جی اوس ما هغه بله ورځ پته لګوله جی، په ټوله ډسټرکټ کښے دو سو پچاس میل ټیچرز شارټ دی او تقریباً پچاس فیمیل ټیچرز شارټ دی، سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: جی، آپ Continue-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: ته څه وایے ؟ قاضی صاحب! Something wrong

جناب سپیکر: No cross talk, no cross talk۔ جی جاوید خان! تاسو وایئ خپل دا-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئی: سپیکر صاحب، ټیسټونه اوشی، انټرویوګانے اوشی، په اخبارونو کښے ایډورټائزمنټ اوشی او بیا په شپږ شپږ میاشتو کښے اپوائنټمنټ نه کیږی جی۔ چرته د میتهس ټیچر نشته، چرته د سائنس ټیچر نشته، ایجوکیشن او هیلتهـ ډیره ضروری محکمه ده جی۔ په دیکښے تاسو Kindly چه کوم ځائے اپوائنټمنټس کم دی چه په کوم ځائے کښے سټاف کم دے، په هغه ځائے کښے اپوائنټمنټس اوکړئ جی۔ زه دا ټیچرز Quote کوم جی، دا د ایجوکیشن منسټر

صاحب پته اولګوی چه زه دا وایمه چه هلته 250 different ټیچر کم دی، میل ټیچرز او پچاس فیمیل ټیچرز کم دی جی، شپږ او اووه میاشتے اوشوے چه ایډورټائزمنټ شوے دے او دوئ د دے اپوائنټمنټ نه کوی، I don't know چه ولے ئے نه کوی؟-----

Mr. Speaker: Honourable Minister for-----

انجینئر جاوید اقبال ترکئ: او داسے سپیکر صاحب، دا صرف په صوابئ کښے مسئله نه ده، دا تقریباً په ټوله صوبه کښے مسئله ده نو Kindly دے طرف ته توجه ورکړئ چه کوم ځائے کښے Shortage دے چه د ټیچرانو اپوائنټمنټ اوشی او زمونږ د دے ماشومانو په تعلیم کښے Losses نه کیږی۔ تهینک یوجی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں جاوید ترکئ کی تائید کرتا ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہ چونکہ-----

جناب سپیکر: Endorse کرتے ہیں۔ بس اتنا کافی ہے، کال آٹینشن ہے، آپ جانتے ہیں کہ اس پر-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس پر بحث کی اجازت نہیں ہے لیکن یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے پرابلم یہ ہے کہ چھ مہینے اگر ایک انٹرویو پر گزر جاتے ہیں تو پھر اسی انٹرویو پر آپ کسی کو اپوائنٹ نہیں کر سکتے پھر چھ مہینے کے بعد اور ہر چھ مہینے کے بعد آپ کو دوبارہ انٹرویو کرنا پڑتا ہے، ان کے جو رولز ہیں اس کے مطابق، اس لئے جناب سپیکر یا تو حکومت ایسا کوئی میکنزم بنائے کہ ہر چھ مہینے، یا اس کلاز کو ہٹادے یا پھر کوئی ایسا میکنزم بنائے کہ ہر چھ مہینے کے بعد ہر ڈسٹرکٹس میں چونکہ یہ ڈسٹرکٹس لیول پر اپوائنٹمنٹس ہیں تو وہ ادھر انٹرویو کیا کرے اور اپوائنٹمنٹس کیا کرے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Secondary Education, Sardar Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، زه ستاسو-----

جناب سپیکر: دا ستاسو په هغه Jurisdiction کښے نه ده، د دے هغه کمیټی چه وه، سکندر خان! سکندر شیرپاؤ صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب، د هغه کمیټئ یوه-----

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی۔ سپیکر صاحب، ستاسو په نوټس کښے دا خبره هم راوستل غواړمه۔ سپیکر صاحب، زه چه سحر راغلمه دلته نو ما ته د جاوید خان کال اټینشن ملاؤ شو، زما به تاسو ته هم دا خواست وی جی، ستاسو د سیکرټریټ ایمپلائز چه دی، پکار دا ده چه مونږ ته In time راغلے وے چه مونږه In time جواب ورکړے وے، زه چه سحر راغلم نو دا ما ته ملاؤ شو خو بیا هم زه جواب ورکوم۔ سپیکر صاحب، داسے ده په صوابئ کښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستاسو د سیکرټریټ دا بیان دے چه ستاسو آفیسرز ته مونږه باقاعده Visiting Cards ورکوؤ، د دوئ ډیوټی دا ده چه دومره ډیر په دفترو کښے ناست دی، سیکرټریټ ترے ډک دے، د دوئ نور کار څه دے، پکار ده چه راځی او د اسمبلئ نه خپل دا څیزونه Collect کوی جی۔ دا اوس په دے څیز باندے راشئ چه دا په ټوله صوبه کښے دا پریکټس روان دے او پوسټونه نشته، پوسټونه نشته که دا سسټم Slow دے ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بخښنه غواړم، دا ما۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): بابک صاحب، یو منټ۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ښه جی۔

وزیر اطلاعات: ستاسو هره خبره رولنگ دے جی، رښتیا خبره دا ده چه پخپله راتلل دا ډیره عجیبه غوندے خبره ده چه هر یو سړے به په دفتر کښے چکر وهی چه زما څه شته، زما څه شته، دا ډیره غیر مناسب طریقه ده، پکار دا ده چه د دے ځائے نه Indication کیږی، ډیپارټمنټ به هم دوئ له راځی، دوئ ورته ټیلی فون کوی، خبره وی خو صحیح خو دا خبره چه هغوی د پخپله راځی نو پخپله څوک بزرګان خو نه دی نو چه هر لفظ ستاسو مطلب دا دے چه محتاط وی نو هغه به فائده کوی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میاں صاحب! سیکرټریټ دا وائی چه مونږه ټولو ته Intimation اوکړو خو دوئ د سیشن شروع کیدو نه یوه ګهنټه مخکښے راشی نو په ګهنټه

کښنے به دوئ بابک صاحب څه خبر کړی؟ دا پکار ده چه یو دوه ورځے مخکښے راځی۔ جی پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہماری اسمبلی کی پرانی روایات ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کسی اپنے اہلکار کی یہ ذمہ داری لگاتا تھا کہ وہ اپنے آفس کے اندر اسمبلی میں ایک گھنٹہ شروع ہونے سے پہلے وہاں پہ وہ موجود ہوتا تھا کہ کوئی ایسی چیز جو کہ ایڈ جرنمنٹ موشن کی پوزیشن میں ہو، کال اٹینشن کی پوزیشن میں کوئی ایسی چیز Require ہو سکتی ہے جس کیلئے پھر ادارہ اسمبلی کو فوری طور پہ کارروائی کرنے کے جواب دہ ہے، یہ ایک Seriousness تھی جی، یہ اسمبلی کی کارروائی کی Importance جو تھی، اس وقت اس کو تسلیم کیا گیا۔ آج ایسی کوئی کارروائی نہیں ہے، آج اس پروسیڈنگز کے اندر ایسی کوئی چیز شامل نہیں ہے۔ ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں ہوئی ہے، ایک یہ سلسلہ گزشتہ میں سمجھتا ہوں کہ جب سے یہاں پہ آمریت آئی ہے اور آمریت کے بعد دوبارہ جب جمہوریت شروع ہوئی تو میرے خیال میں اس روایت کو ختم کیا گیا ہے، تو میں گزارش کرتا ہوں کہ آپکی طرف سے ایک ڈائریکشن آنی چاہیئے کہ تمام محکمے جو ہیں، وہ اسمبلی اجلاس سے ایک گھنٹہ پہلے کسی اہلکار کی وہ ذمہ داری لگائیں کہ اسمبلی کی طرف اگر کوئی جواب طلب ہو تو اس پہ کارروائی ہو سکے۔

جناب سپیکر: چاہیئے تو یہ کہ سارے ڈیپارٹمنٹس آکر خود کو Well inform رکھیں اور آتے ہیں، Normally آتے ہیں، Normally آتے ہیں لیکن کچھ سستی ہو جاتی ہے تو ان کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ آئندہ احتیاط سے کام لیں۔ جی، سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی۔ سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: لږه ئے راغونډه کړئ، ایجنډا ډیره لویه ده بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جاوید خان چه د کومے مسئلے طرف ته نشاندهی کړے ده سپیکرصاحب، پینځه میاشتے یا څه وخت مخکښے ایډورټائزمنټ شوے دے او د هغوی خبره بالکل صحیح ده چه دا اپوائنټمنټس تر اوسه پورے Delay دی خو د هغے وجه دا ده، مونږه چه دا څومره پی ایس ټیز دی یا ډی ایمز دی، پی اے ټیز دی یاسی ټیز دی چه څومره کیډر ټیچرز دی، پینځه نمبرے د ډیپارټمنټ سره داسے دی چه دا د Experience نمبرے دی، سپیکر صاحب چونکه په هغے کښنے ډیر بوګس سرټیفیکټونه تیار شوی وو، د هغے په وجه

باندے مونږ په هغے کښے انکوئری کنډکټ کړه او بیا د هغے د Verification د پاره دا څومره وخت چه اولګیدو، دا صرف په Verification باندے اولګیدو، اوس مونږ اسټیبلشمنټ ته کیس رالیږلے دے، په هغے کښے یوه مسئله دا ده چه دا پرائیویټ چه څومره ادارے دی، د هغے پینځه نمبرے چه آیا هغه Consider شی که Consider نه شی؟ نو نن به زه خپل ډیپارټمنټ ته اووایم چه د اسټیبلشمنټ سره رابطه اوکړی، انشاالله په یوه میاشت کښے دننه دننه دا څومره پوسټونه چه په صوابئ کښے ویکنټ دی، په هغے باندے به مونږ د اپوائنټمنټ چه کوم پروسیجر دے، دا به Complete کړو انشاالله۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی، شکریه۔ دا چه په شپږ میاشتو کښے د انټرویو پراسس تیر شی نو دا بیا فریش کیډل خو نه غواړی؟ عبدالاکبرخان پکښے یو بله خبره هم اووئیله۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: دا جی، دا لا Time barred نه دے، دا به مونږ زر تر زره انشا ءالله پراسس کړو، دا Time barred نه دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: زر به کیږی که خیر وی۔ دا په ټولو سکولونو کښے د ټیچرز ډیر کمے دے، په پیښور کښے هم دا حال دے، په مردان کښے هم دا حال دے، په صوابئ کښے خو Pin point شوه، هنګو، دره ټول دی۔ په هر ځائے کښے دا پراسس لږ تیز کړئ۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، هغوی خو ایشورنس در کړو۔

<u>انجینئر جاوید اقبال ترکئ</u>: سپیکر صاحب، تهینک یو۔ منسټر صاحب! چه تاسو ما له دا ایشورنس راکړو، دا خبره بالکل صحیح ده چه شپږ میاشتے کوم څیز Lapse شی، هغه به بیا Readvertize کوی جی، خلقو ته هم تکلیف دے، خلق ډاکومنټس لیږی بیا انټرویو له ځی او Kindly داسے پروسیجر جوړ کړئ چه په هغے کښے دا Fake چه کوم ډاکومنټس جوړیږی چه هغوی پکښے نه راځی جی، انټرویو په هغے کښے به Honestly نه وی، په هغے کښے به ټرانسپرنسی نه وی، تاسو Experience غواړئ، هغه خلق Fake Documents ورکړی جی نو داسے یو

Standardize procedure جوړ کړئ جی چه په هغے کښے بیا مونږ ته پرابلم نه راځی۔

جناب سپیکر: ستاسو کوم Suggestion چه وو، دا ټول نوټ کړے شو او بابک صاحب پرے ایشورنس هم درکړو نو امید دے چه Improvement به راشی۔ ثاقب اللّٰه خان! ثاقب اللّٰه خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه چه د دوئ دا دغه تیر شی۔

میاں نثار گل کاکاخیل: جناب سپیکر، اگر مجھے اجازت ہو تو میں اس پہ کچھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په کوم باندے ؟

میاں نثار گل کاکاخیل: په دے باندے جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه په دے کال اټینشن باندے، نه په کال اټینشن باندے ډیبیټ نشته، په دے باندے بحث نه شی کیدے۔ دا ډیره لویه ایجنډا ده، په دے پسے به ئے اوکړئ کنه چه دا دغه ختم شی نو بابک صاحب! تاسو لږ دلته کښینئ چه دا ټول در سره خپله خبره کوی کنه، تاسو د دغه نه پس په ټی بریک کښے خامخا به دلته کښے کښینئ چه هر سړے در سره خپل ډسکشن کوی۔ جی ثاقب اللّٰه خان صاحب، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

I wish to draw the attention of government to the following issue of public importance that custom mobile squard and police officials are harassing the business community by obstructing movement of goods in the settled areas. It is requested that strict action needs to be taken against those harassing the business community.

جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کسټم سکوارډ میښے رانیسی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، کسٹم سکوارډ هم دے او پولیس ډیپارټمنټ، دا دواړه دی جی۔ زه میښو ته لا نه یم راغلے-----

(قہقہے)

جناب سپیکر: څه شے کوی؟ دے دوران، جی بسم اللہ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

Article 18 of the Constitution: "Subject to such qualification, if any, as may be prescribed by Law, every citizen shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business:"

دا سر، آرټیکل 18 کښے Right دے، د خلقو چه هغه کوم پروفیشن او ټریډ غواړی کولے شی۔ جناب سپیکر صاحب، مسئله دا سے ده، وړومبے تاسو د میښو خبره اوکړه، هغے ته به راشم۔ دلته جی زمونږ په لاله کلی کښے یو منډئ ده، د ټولو نه لویه بلکه د ساؤته ایشیاء د ټولو نه لویه منډئ هلته ده، دا هغه Feed کوی، زمونږ صوبه کښے چه څومره نورے وړے منډیانے دی، هغه Feed کوی، سربند کښے وړے منډیانے دی، دا سے په بډه بیره کښے هم شروع کیږی، مختلف ځایونو کښے د څاروؤ کیږی۔ دا چه دلته نه بیوپاری خپلے میښے څاروی واخلی وړومبے د څوکنو تهانړه کښے راګیر ئے کړی او اوس که تاسو لاړئ نو په هغے کښے به دا سے د میښو قطارونه ولاړ وی، دوه سوه، درے سوه بیا په بډه بیره کښے-----

جناب سپیکر: په تهانړو کښے میښے ولاړے وی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ولاړے دی جی، اوس که تاسو-----

جناب سپیکر: او دوه درے سوه ولاړے دی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی، ډیرے ولاړے دی-----

جناب سپیکر: او دے له خوراک څوک ورکوی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: هغه ټول کسان ورکوی کنه جی، هغه چه چا اغستے وی، هغه عاجزان خو په دے غم کښے وی، مال خو دغه وی۔ دوئ دا وائی سر چه

پرابلم دا دے چه افغانستان ته ځی، ایجنسیانو ته ځی ځکه مونږ ئے اودروؤ نو که فرض کړه دا د سمگلنګ قصه ده نو پکار دا ده چه دا خو د ایف سی او د کسټم کار دے چه هلته په خیبر او په ایجنسیانو او په بارډر باندے ئے نیسی، دلته دوئ ته څه الهام اوشو چه دا به هلته ځی، هغے د پاره خو پرمټ نه دے پکار؟ دغه سر Violation دے د آرټیکل 18، مسئله داسے ده چه دا خلق سیفن چوکئ کښے اصل کښے څه کوی جی؟ چه چا سره پرمټ نه وی، پانچ هزار روپئ باندے ځی او هر ورځ تاسو ملا بانګ وخت کښے که راغلئ، زما په حلقه باندے شیخ محمدو باندے دا ځی او په پانچ هزار روپئ باندے ځی۔ یو ځل پرمټ واخلی، سیفن چوکئ کښے دا ډیوټی ده چه دوئ هغه پرمټ Stamp کوی، هغه Stamp کوی او په پانچ هزار ځی او په هغه پرمټ باندے بار بار کیږی او چه کوم Genuine خلق دی، چه کوم ماشو له بوځی، چه کوم بډه بیرے ته ځی، چه کوم Within settled areas دی، هغه دوئ Harass کوی جی، پکار دا ده جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پکار دا ده جناب سپیکر صاحب، که سمگلنګ کیږی او خیبر ایجنسئ ته ځی، په ایجنسئ باندے ئے اودروی خو به څوکنو کښے ولے دوئ اودروی، په بډه بیره کښے ئے ولے اودروی، چه سر بند ته ځی هلته ئے ولے اودروی؟ دا خو ظلم دے، دا قصداً عمداً دا خلق او چه دا رزق نه وی نو بیا به څه کوی، غلا به کوی که شوکے ته خلق جوړوی؟ داسے کسټم سکوارډ پکار دے، کسټم یو فیډرل اداره ده، هغه پکار ده چه په بارډرز باندے کنټرول اوکړی۔ زه جی، د سرحد چیمبر آف کامرس نه یو خط راغلے دے، هغے کښے یو قصه زه تاسو ته وایمه جی۔ دا دوئ لیکلی دی چه په دیکښے یو خرګاډی والا ئے رانیولے دے او وهلے ئے دے جی۔ دا لیکی چه "پشاور کی تاجر برادری کیلئے درس بن چکا ہے، پشاور شہر اور صدر کے علاقے میں کسٹم موبائل سکوارڈ دندناتے پھر رہے ہیں اور تاجروں اور دکانداروں کو امپورٹڈ مال کی نقل و حرکت پر ہراساں کر رہے ہیں، آپ سب جانتے ہیں کہ پاکستان کسٹم کا کام بارڈر پر سمگلنگ کی روک تھام ہے لیکن پشاور کسٹم حکام اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے کسی بھی تاجر اور دکاندار کو امپورٹڈ اور پاکستان کے دیگر شہروں سے خریدے گئے مالوں کی نقل و حرکت پہ نہ صرف

گرفتار اور ہراساں کر رہے ہیں بلکہ مال ضبط کر کے اپنی جیبیں گرم کرنے کیلئے بھی سرگرم ہیں، اس کی ایک مثال گزشتہ روز گلبہار تھانے کی پشت پہ ایک گدھا گاڑی چلانے والے غریب مزدور کی ہے جو چائے کی دو بوریاں مصالحے کی دو بوریاں اور دو کارٹن پلاسٹک گڈز لے کر جارہا تھا جسے کسٹم اہلکاروں نے غیر قانونی طور پر پکڑا اور تشدد کا نشانہ بنایا"۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ ولاړ وی، روزانه او اوس هم تاسو لږ به Rough time باندے راشئ، موټر سائیکلو باندے راروان وی، ټی وی ئے ایښودے وی، کپړا ئے ایښودے وی لنډی کوتل نه راروان وی او په دے کسټم هاؤس باندے ځی او دومره سپیړه باندے ځی چه څومره ئے خوښه وی۔ هغه چا نه اودرول، هغه بالکل چا او نه درول چه یو ځل دا دننه Settled area ته راغلل او د کسټم ډیپارټمنټ Inefficiency corruption prove شو چه دننه راغلل نو بیا دلته خلق ولے تنګوی، مقصد ئے څه دے؟ د دے ټول Harassment د پولیس ډیپارټمنټ او د کسټم، دا خلق غواړی چه کاروبار بند شی۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا ریکویسټ کوم چه دا خبره هوم ډیپارټمنټ ته، هوم کمیټئ ته ورکړئ او په دے کسان رااوغواړئ چه آیا دا د دوئ Jurisdiction شته دے چه تاسو د Settled area کښے دا کار کوئ که نه کوئ؟ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> جناب سپیکر، ما له هم لږه موقع راکړئ جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> دا کال اټینشن دے، په دے بحث نه کیږی کنه۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> هم د دے متعلق دے جی-----

<u>جناب سپیکر:</u> نه، دا رولز داسے دی کنه چه کال اټنشن کوم سړے موؤ کوی، هم هغه به پرے خبره کوی، بل سړے پرے نه شی کولے خو دا ستاسو، میاں صاحب! لږ دیخوا اوګوره، د دوئ جذبات هم دغه دی، د دوئ او د عالمگیر خان هم د دے خبرے جذبات دی او محمد علی هم زما په خیال-----

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> نه جی، ما دلته یو بل وضاحت کولو، معافی غواړم-----

جناب سپیکر: ښه، دا کال اټینشن اول به نمټاؤ شی بیا به دا اوکړئ۔ جی، میاں صاحب۔ اودریږه دا کال اټنشن چه ختم شی نو۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): زه سپیکر صاحب، ستاسو ډیر زیات مشکور یم، یقینا چه د دے ټولو ملګرو احساسات او جذبات به هم دغه رنګ وی چه څنګه چمکنی صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ډیر تنګ شوی دی جی د خلقو نه چه روزانه۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: زه جی د دے خبرے نه پخپله خبر یمه۔ تر څو چه د سمګلنګ خبره ده نو رښتیا خبره ده چه سمګلنګ کیږی، اوس دا ایډمټ کول چه مطلب کیږی نو خلق وائی چه حکومت څه د پاره دے؟ نو داسے نه ده چه دا نن کیږی، دا ډیر پخوا نه کیږی، د بد قسمتئ نه مونږ ته مشکلات اوس نور هم زیات دی او دلته حالات داسے دی چه که دا سمګلنګ کیږی نو غوښه به هم دغه رنګ په بره خیژی او عام غریب خلقو ته به چه کوم دے تکلیف وی۔ خاص کر زه د دے څاروؤ خبره په دے کوم چه لوئے کاروبار ترے نه جوړ شوے دے۔ سره د دے چه حکومت ئے منع کوی خو چه په کوم څیز کښے پیسه زیاته وی نو هیروئن چا په داسے طریقه منع نه کړے شو چه هغه د انسانیت د پاره ډیر خطرناک وو نو دا زمونږه معاشرتی کمزوری ضرور شته، زمونږ دلته حالات او واقعات چه کوم دی، مجبوری شته هغے نه باوجود چه دا کوم کار کیږی، دوئ وائی د منډئ نه، بالکل مونږ به خلقو له تحفظ ورکړو، منډئ ته چه مال راځی، په خپل حساب باندے ټرکونو کښے خو ټهیک ده، بیا چه د هغه ځایونو نه ټرک ډکیږی، چرته ځی؟ د دے تپوس لازم پکار دے۔ دا داسے خبره ده چه ګنی یو سړے وائی چه یو بیوپاری لاړو او هغه درے ټرکه ډک کړل او څوک ئے تپوس نه کوی، په بارډر ئے تپوس کوی نو درے ټرکه د د څه د پاره د یو منډئ نه ډک کړل، اراده د څه ده نو لږ به خپل حساب سره ګورو، پبلک ته به هم ګورو، نه به یواځے کاروباری سړی ته ګورو، نه به د بیوپار خبرے ته ګورو، نه به منډئ ته ګورو، دے ته به ګورو چه پبلک ته تاوان او نقصان څه دے؟ لهذا چرته چه ممکنه وی چه زه ئے بیخی بارډره پورے پریږدمه او په بارډر یوه غویمه وی نو چرته چه رکاوټ جوړ شی نو پکار ده چه مونږه د

هغے تحقیق اوکړو او هغه شے رکاؤ کړو۔ پاتے شو پبلک ته تکلیف، یقیناً چه تکلیف شته، زمونږ د سړکونو حالات داسے دی چه مونږ ته عام تلو کښے تکلیف دے ، زمونږه صورتحال داسے جوړ شوے دے که چرته د دوئ دا کومه اشاره ده چه هسے پولیس تنګول کوی نو هسے د پولیس تنګولو ، یقیناً چه زمونږ په معاشره کښے دا خبره هم شته چه کوم سړے سمګلنګ کښے Involve نه دے نو پولیس ئے تنګوی، سمګلر به پریږدی او چه په سمګلنګ کښے Involve نه دے نو هغه به ګیروی، دا هم یو معاشرتی بیماری ضرور ده۔ مونږ دلته چه کوم دے پولیس ته دا هدایت ضرور ورکوؤ چه چرته چرته مونږ نه سهولت کیدے شی، کوم ځائے کښے چه سمګلر دے او په رښتیا ورسره د سمګلنګ سامان دے او تا ګیر کړو، آفرین خو غیر ضروری خلق تنګول، صرف د ریړهے والا خلق تنګول، د لارے کوځے خلق تنګول او د هغوی چه کوم دے خپل جیب باندے لکه داسے ځایونه شته چه پولیس وائی چه دا ډیوټی د زما وی او عام غریب خلق تنګوی نو مونږه د دے خبرے اصلاح په دے فلور کوؤ چه د دے خبرے اجازت شته هم نه، نه به اجازت ورکړو او چه څوک هم پکښے Involve وی، کوم کوم ځائے ته دوئ اشاره کوی، مونږ به د هغوی ډیوټیانے بدلے کړو، ښه ایمانداره خلق به هم راولو او که هغه په رښتیا Involve وی نو سزا به هم ورکړو، دیکښے به چه کوم دے نو هیڅ رکاوټ نه وی۔ ډیپارټمنټ ئے ناست دے، د دوئ په موجودګئ کښے ډیپارټمنټ ته دا هدایات ورکولے کیږی چه هغوی د دے نوټس واخلی، د رشوت خبره ده، بالکل وی چونکه دا عالمګیر صاحب ما له راغلو، ما ته ئے په غوږ کښے اووئیل چه که پولیس والا هغلته سمګلنګ او په دغه ځایونو کښے پیسے نه اغستے نو دا سمګلنګ به نه کیدو، یقیناً چه دا بیماری شته دے ، د بیمارئ علاج پکار دے۔ ما په خپل ځانی او هر سړے به دا عهد کوی او قرآن به خوری چه رښتیا د هیڅ سمګلر ملګرتیا به نه کوؤ، په رښتیا به ئے سفارش نه کوؤ او چه کوم پولیس والا سمګلر سره ملاؤ دے ، داسے د پولیس د ډیوټئ لګولو سفارش به نه کوؤ، دا عجیبه خبره ده، هم شپیلئ او هم ستوان خورو که چرته یو افسر له ګوتے یوسو نو د سلو کسانو خپل وی، که سمګلر له ګوتے یوسو، د سلو کسانو خپل وی، پکار ده چه مونږ هم د خپل ایماندارئ امتحان واخلو، مونږ هم سل په سله د

دے خبرے چه نه به په تهانړه کښے د بے ایمانه خلقو سفارش کوؤ، نه به د غلط افسر سفارش کوؤ، نه به د سمگلر سفارش کوؤ، بیا به دا مشکلات نه وی خو د چمکنی صاحب بالکل که دوئ وائی چه کمیټئ ته لاړشی نو لاړ د شی، که په هغه ځائے کښے جانچ پړتال کیږی او دا شے خو که په ایمانداریٔ اوشی چه د دے خبرو په رښتیا روک تهام اوشی چه نه سمگلر ته موقع ملاؤ شی او نه دلته بے ایمانه افسر ته موقع ملاؤ شی او عوامو ته سهولت ملاؤ شی۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، دا کمیټئ ته اولیږو؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، یو منټ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نه، ثاقب الله خان! کمیټئ ته ئے اولیږو، هغے کښے به پرے پوره ډیټیل بحث اوشی کنه۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، زما مقصد دا سے دے جی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا د لائیو سټاک منسټر صاحب هم دے او تاسو ټول به پرے کښینئ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: ښه جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا اوس یو منډئ یو کلو میټر د چمکنو تهانړے نه اخوا ده، دغلته نه یو کلو میټر دیخوا نیول او هغه بیا ځلور سوه، بیا د دے Probe پکار دے، دے باندے لږ کښینئ، خپلو کښے ټول پرے کښینئ او دے باندے دغه او کړئ جی، کمیټئ ته ئے لیږو۔

Is it the desire of the House that call attention notice moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it; the call attention is referred to the concerned Committee. Abdul Akbar Khan.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب، زما یو ریکویسټ دا دے چه دیکښے جی یو دوه خبرے به اوکړو۔ میاں صاحب وئیل چه د دا سے خلقو

سپورټ مه کوئ، یو خو دا ده چه انشاء الله خالی قسم نه جی، قرآن ته هم او طلاق ته هم تیار یو چه نه د بے ایمانه، مخکښے هم مونږ کوشش کړے وو، نه به ئے کوۀ خو خبره داسے ده چه یو دیکښے ـــــ۔

جناب سپیکر: نه بس، اوس هلته کمیټۍ ته لاړو، هغے کښے به ئے کوئ کنه جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا سکوارډ والا، کسټم سکوارډ چه کوم کار کوی سر، زمونږ مقصد دا دے جی چه په دے ټول پراسس کښے چه کوم سړے غل دے، سمګلر دے، هغه خو پیسے واخلی او کار اوکړی، په موټر سائیکلو سامان هم چه کوم دکانداران دی، زه وایم چه خالی د ښاروۀ نه، چه دا سکوارډ والا هم په هغے کښے راشی۔

جناب سپیکر: دا پکښے بالکل، دا کسټم سکوارډ هم پکښے ډسکس کړئ او فوری ایکشن پرے واخلئ جی۔

Janab Abdul Akbar Khan, to move his call attention.

جناب عبدالاکبر خان: *جناب سپیکر، میں حکومت کی توجہ مردان یونیورسٹی جو کہ ایک عظیم لیڈر خان عبدالولی خان کے نام پر ہے اور اس کے ایکٹ میں صاف لکھا ہے کہ ان میں تمام تقرریاں صوبائی حکومت کی منظوری کے بغیر نہیں ہوں گی مگر وہاں پر تقرریاں انتظامیہ خود کر رہی ہے تو اس سے قانون کی دھجیاں بکھیری جارہی ہیں، حکومت اس کا نوٹس لے کر اس پر کارروائی کرے۔*

جناب سپیکر صاحب، د عبد الولی خان یونیورسټی په ایکټ کښے ئے صفا لیکلی دی چه دیکښے کوم یو اپوائنټمنټ هم کیږی، هغه به د پراونشل ګورنمنټ د Approval او د پراونشل ګورنمنټ د منظورئ نه بغیر نه کیږی بلکه زما په خیال دا د صوبه سرحد په ټولو یونیورسټو کښے واحد یونیورسټی ده چه د هغے په ایکټ کښے ئے دا لیکلی دی چه دیکښے چه تقرری کیږی نو هغه ټول به د پراونشل ګورنمنټ، پراونشل ګورنمنټ Means وزیر صاحب یا سیکرټری صاحب یا وزیر اعلیٰ صاحب، د هغوی د منظورئ، لیکن ما ته چه څه معلومات دی، یوه تقرری هم هلته کښے د پراونشل ګورنمنټ په مرضئ باندے نه ده شوے، یو نوکری هم هلته کښے چه کوم ده، د پراونشل ګورنمنټ په Approval باندے لا تر اوسه پورے نه ده شوے او هلته کښے پخپله انتظامیه او د خپل زوړ سوچ په

لحاظ باندے ، هغوی چونکه Statute کښے دا هلته ليکلی دی خو ايکټ چونکه په Statute باندے Above دے ځکه چه دا خو Subordinate legislation دے او دا Main legislation دے خو ديکښے ئے صفا ليکلی دی خو زما په خيال باندے ، زما خو درخواست دے جی، که دا تاسو کميټئ ته اوليږئ، تاسو ته به پخپله باندے پته اولګی چه څو ځله زمونږ سوالونه راغلل او هغه مونږ ډيفر کړل او د دے ځائے نه هسے هم مردان کښے ډير زيات پريشانی ده، هلته کښے چه د يو قانون خلاف ورزی کهلم کهلا طريقے باندے کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپيکر صاحب، دا ښه ده چه دوئ سره زمونږ غم دے ، حکومت خو داسے فرياد نه دے کړے چه زمونږ تپوس نه بغير ئے کوی خو بهرحال که بيا هم دوئ ته څه تکليف وی، يقيناً په دے باندے غور کيدے شی او چه کوم Violation کيږی، د هغے تپوس پکار دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کميټئ ته ئے ليږئ چه څه-----

<u>وزیر اطلاعات</u>: بالکل جی، بالکل۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say, 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it; the call attention notice is referred to the concerned Committee.

سیلاب سے متعلق ورلڈ بینک اور ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کی رپورٹ پر بحث

<u>جناب سپیکر</u>: خیبر پختونخوا میں حالیہ بارشوں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے متعلق ورلڈ بینک اور ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کی رپورٹ اور وفاقی حکومت کی طرف سے آبادکاری کی مد میں فنڈز کی غیر منصفانہ تقسیم پر بحث: اس کی ابتداء کون کرے گا؟ جی مفتی کفایت اللہ صاحب۔ نه دے باندے بحث دے جی، ابھی بحث شروع ہو گئی جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: ما ته ئې بريک نه وروستو راکړه خير دے۔

جناب سپیکر: نہ نہ، بریک نہ کوئ جی۔ بسم اللہ، مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے انتہائی اہم موضوع پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو اندازہ ہے کہ صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت یہ Colleague governments ہیں، ایسا نہیں ہے کہ مرکزی حکومت کی ہم اپوزیشن ہیں، اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر یہاں کوئی بات یا ہمارا دکھ درد ہوتا ہے تو اس کو محسوس کیا جائے گا مرکز میں۔ مرکز میں ایک ایسی کابینہ موجود ہے کہ جس کے اندر اے این پی کے لوگ بھی موجود ہیں، اس کے اندر پیپلز پارٹی کے لوگ بھی موجود ہیں، جب ہم یہاں کوئی بات کرتے ہیں تو ایسا نہیں ہوتا کہ ہم مرکز کو اندھیرے میں رکھتے ہیں یا یہ کہ ہم پولیٹیکل سکور میں اضافہ کرتے ہیں، ایسا نہیں ہوتا لیکن میں بہت زیادہ حیران ہوں کہ جب یہاں بات ہوتی ہے اور وہ بات Genuine ہوتی ہے تو بھی مرکز ہماری بات کو نہیں سنتا۔ ہمارے ہاں سیلاب آیا اور جناب سپیکر، ہمارا جغرافیہ ایسا ہے کہ ہمارا سیلاب اچانک آگیا، پنجاب والوں کو تیاری کا موقع ملا، صوبہ سندھ والوں کو تیاری کا موقع ملا، وہاں دس، پندرہ دن کے بعد سیلاب آیا اور وہاں پانی کے بہاؤ کی جو رفتار ہے تو اس سے ان کو موقع مل گیا اور انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور ہمارے اوپر یہ سیلاب ایسا آیا جیسا کہ آسمانی بجلی گر گئی اور ہماری پوزیشن بہت زیادہ Awkward تھی اور خراب تھی تو ہم اس کا تحمل نہیں کر سکے۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ پنجاب، سندھ یا بلوچستان میں جو سیلاب آیا ہے تو ان کو ان کا حق بھی دیا جائے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پریشانی کی بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں نقصان زیادہ ہوا ہے اور ہمارے نقصان کو کوئی بھی آدمی اس طرح ڈیل نہیں کرتا جس طرح ہم پر نقصان آیا ہے۔ میں شکایت کرتا ہوں نیشنل ڈیزاسٹر والوں سے، پتہ نہیں ایک مدت تک تو انہوں نے ہمارے صوبے کا دورہ نہیں کیا تھا، پتہ نہیں بعد میں انہوں نے دورہ کیا یا نہیں کیا، وہ ہر دن پنجاب سے آیا کرتے تھے اور ہر دن وہ جایا کرتے تھے سندھ کو، یہاں خیبر پختونخوا کو نہیں آتے تھے، میں تو حکومت سے شکایت کرتا ہوں کہ یہ کس قسم کی وکالت کرتے ہیں، یہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کیوں نہیں کر سکتے تھے اور ان کی کیا کمزوری ہے؟ اس حکومت کو صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگوں نے منتخب کیا ہے، اسلام آباد والوں نے ڈیکٹیٹر شپ سے اس کو منتخب نہیں کیا، اس کو رعایت کرنا ہو گی تو ہماری رعایت کرنا ہو گی اور میں یہ انکشاف بھی کرتا ہوں کہ پاک فوج کے پاس سینتیس ہیلی کاپٹرز تھے اور ان میں سے کوئی ہیلی کاپٹر ہماری مصیبت کے

وقت مہیا نہیں کیئے گئے ہیں سوائے ایک یا دو ہیلی کاپٹرز کے اور جو سیلاب کا حجم تھا اور جو زیادہ مصیبت تھی اس کے مطابق ہماری امداد نہیں کی گئی۔ ہمیں بتادیا جائے کہ کیا ہم انسانیت کے دائرے میں نہیں ہیں؟ ہمیں بتایا جائے کہ ہم پاکستان کا حصہ نہیں ہیں، ہمیں بتادیا جائے کہ جب مصیبت آتی ہے تو اس مصیبت کے وقت ہم اس کے قابل نہیں ہیں کہ ہماری مدد کی جائے اور پھر جب یہاں پر بہت احتیاط کے ساتھ اپوزیشن نے ساتھ دیا گورنمنٹ کا اور بہت احتیاط کے ساتھ ہمارے جو نقصانات کا ازالہ ہوا یا اس پر جو تخمینہ لگایا گیا تو وہ دو سو ارب لگایا گیا لیکن جب بینکوں کی بات آئی اور وفاقی حکومت کے ساتھ بیٹھی تو ایک ارب کی کٹوتی ہو گئی اور یوں ہمیں بہت پیچھے دھکیل دیا گیا۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں، آج میں گورنمنٹ کا صرف یہ کہنا کہ یہ بات اچھی ہے انہوں نے ہمارا ساتھ دیا اور ہم بات کریں گے تو اس پر میں مطمئن نہیں ہوں گا، کم از کم میں یہ ضرور بتاؤں گا کہ آپ کی ٹیبل ٹاک کا کیا ہوا؟ آپ کی کیا دلیل تھی، آپ کی Logic کیا تھی؟ آپ کی منطق کیا تھی اور آپ کی منطق کے مقابلے میں ان کی منطق کیا تھی؟ آپ یہ کیس کیوں ہار گئے؟ اور ہمیں بتایا جاتا ہے کہ این ایف سی کے اندر ہم نے بہت بڑا تیر مارا، میں تو اس سے بھی مطمئن نہیں ہوں۔ این ایف سی کے اندر پنجاب کو فائدہ ہوا ہے، این ایف سی کے اندر سندھ کو فائدہ ہوا ہے، این ایف سی کے اندر بلوچستان کو فائدہ ہوا ہے۔ مرکز بھی فائدے میں ہے، تینوں صوبے بھی فائدے میں ہیں تو پھر یہ نقصان کس طرح ہو گیا ہے؟ وہ نقصان کیلئے ہمیں ہی تختہ مشق بنایا گیا ہے۔ میری یہ درخواست ہو گی کہ ایک قسم کا موقف، ایک اجتماعی موقف اختیار کیا جائے اور میں Appreciate کرتا ہوں جناب اکرم خان درانی صاحب کو، کہ جن کی سیاسی بصیرت، لیڈر آف دی اپوزیشن کی حیثیت سے، جمعیت العلماء اسلام کے قدآور لیڈر کی حیثیت سے اور سابق وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے اور یہ فلور گواہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ مثبت بات کی ہے، سنجیدہ بات کی ہے۔ آج مجھے حکومت کی طرف سے یہ طعنہ بھی مل رہا ہے کہ ہماری اپوزیشن فرینڈلی ہے اور میں نے موقع پر بتایا کہ ہماری اپوزیشن فرینڈلی نہیں ہے، ہم تعداد کے اندر کم ضرور ہیں لیکن جاندار موقف رکھتے ہیں اور ہر موقع پر حکومت کی اصلاح کرتے ہیں اور ہمارا اصلاح، یہ جمہوریت کا حسن ہے تو اس کو محسوس نہ کیا جائے، جب ہم ہر وقت تعاون کرتے ہیں اور ساتھ جانے کیلئے تیار ہیں، آپ جرگہ تشکیل کریں اگر آپ بات نہیں کر سکتے، ہم بات کریں گے، ہمیں بات کرنے میں کوئی وہ ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی اور میں اس کا فائدہ اٹھاتا ہوں کہ ہماری پارٹی مرکز کے اندر کیبنٹ میں شامل ہے، گورنمنٹ میں شامل ہے، ہمارا بھی ایک وزن ہے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب اس صوبے کے

ایک نامور سیاسی رہنماء ہیں، ان کی بات میں بھی وزن ہے، جب آپ کی بات میں ہماری بات شامل ہو جائیگی تو مجھے محسوس نہیں ہوتا کہ ہماری بات رد کر دی جائے گی۔ میں اس کو بھی ایڈ کرتا ہوں کہ جب بھی مصیبت آتی ہے تو اس کے بعد امداد آتی ہے لیکن جناب سپیکر، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مصیبت کی مدت لمبی ہوتی ہے اور امداد کی مدت بہت کمزور ہوتی ہے، ان میں توازن نہیں ہوتا اور اگر کوئی آدمی شہید ہو گیا ہے، اس کے بچے یتیم ہو گئے ہیں اور اس کی بیوی بیوہ بن گئی ہے تو یہ جتنی مدت باقی رہ گئی ہے، چالیس سال، یہ چالیس سال جب یہ عورت بیوہ رہیگی لیکن جب امداد کی جاتی ہے تو دو سالوں کیلئے دی جاتی ہے، چند مہینوں کیلئے کی جاتی ہے، ویسے بھی فطری طور پر بھی نقصان میں اور امداد میں توازن نہیں ہے لیکن جب یہ کہا جائے کہ پنجاب سے میرا نقصان کم ہو رہا ہے یا یہ کہا جائے کہ سندھ سے میرا نقصان کم ہو رہا ہے اور یہ کہا جائے کہ بلوچستان سے میرا نقصان کم ہو گیا ہے، وہاں کٹوتی نہیں ہوتی اور میری امداد کے اندر کٹوتی ہوتی ہے تو میں نہیں دہراؤں گا لیکن عبدالقیوم جتوئی نے یہ بات ٹھیک کی تھی کہ اگر کوئی غلط کام بھی ہو رہا ہے تو اس میں بھی مساوات ہونی چاہیئے، اس میں برابری ہونی چاہیئے۔ آج میں بھیک مانگ رہا ہوں، میں یہ بھیک مانگ کر کہ خدا کیلئے میں مصیبت زدہ ہوں، میرے بہت سارے لوگ شہید ہو گئے ہیں، میرے مکانات بہہ گئے ہیں، میری روایات بہہ گئی ہے، میں بہت زیادہ پریشان ہوں، جتنی مصیبت یہاں آئی ہے، بین الاقوامی ادارے کہتے ہیں کہ خیبر پختونخوا میں مصیبت آئی ہوئی ہے، اس کی کہیں مثال نہیں ملتی اگر کوئی بات یعنی اس سیلاب کا کوئی نقصان ہے تو وہ میرا ہے لیکن جب کٹوتی کی جاتی ہے تو میرے زخموں کے اوپر نمک چھڑکا جاتا ہے، مجھے مزید پریشان کر دیا جاتا ہے، مجھے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ میں اپنے وکیل سے بات کرتا ہوں کہ جناب وکیل، آپ تو Full fledge وکیل ہیں، کیا بات ہو گئی ہے؟ یہاں جواب دیتے ہوئے آپ بہت زیادہ ہمت سے کام لیتے، ہمیں خاموش کر لیتے لیکن جن کو خاموش کرنا چاہیئے، ان سے حق نہیں چھیننا چاہیئے۔ اگر گھی سیدھا نہیں نکلتا تو وہاں ٹیڑھی انگلی سے گھی نکالنا چاہیئے، وہاں تو یہ کارکردگی نہیں ہے۔ مجھے معاف کر دیجئے اگر میرے جملے تکلیف دہ ہیں، میں پیشگی معذرت کرتا ہوں اور میں اس لئے کرتا ہوں کہ میں تمام باتوں پر سمجھوتہ کر سکتا ہوں لیکن میں اپنے اس صوبے کے عوام کے حقوق پر قطعاً کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتا، میں اس کیلئے آواز بلند کرتا رہوں گا، میری آواز کو نہیں دبایا جا سکتا۔ جناب سپیکر، آپ کی مہربانی، میں نے اس لئے لائی ہے، ایڈجرنمنٹ موشن کو ہم نے اس لئے لایا ہے تاکہ حقیقت واضح ہو جائے، بات سامنے آجائے، عوام کے سامنے بات آجائے، ہم مذہبی لوگ تھے، پانچ سال

حکومت ہم نے کی ہے، صوبائی حقوق کا نعرہ ہمارا نہیں تھا اور اس کے باوجود ہم نے جنگ کی ہے اور بہتر طور پر جنگ کی ہے، مرکز میں اپوزیشن تھی اور اپوزیشن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم حقوق کو لیکر آئے ہیں، جس کے معنی یہ ہیں کہ میں مذہب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں، میں حقوق کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں، میں صوبائی کے نعرے کے اعتبار سے بھی معیاری ہوں تو مجھ پر پھر اعتماد کیا جائے، مجھ پر پھر اعتماد کیوں نہیں کیا جاتا؟ اگر آج اعتماد پیپلز پارٹی پر ہے یا اے این پی پر ہے تو میں نے اس کو تسلیم کیا ہے، میں اس کو کمزور نہیں کرنا چاہتا، میں ان کے خلاف بغاوت کی تحریک نہیں چاہتا، میں اس کی کمزوریوں سے غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا، میں تعاون کرنا چاہتا ہوں لیکن گورنمنٹ کو بھی یہ بات بتانا ہوگی کہ میرے حقوق پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ میں مایوس ہوں اور مایوسی کے عالم میں کہتا ہوں کہ یا اللہ! جب گورنمنٹ بھی ہمارے حقوق کی بات نہیں کرے گی تو میرے حقوق کی بات کون کرے گا؟

ے شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبال دوش صحرا میں اے خدا کوئی دیوار ہی نہیں

بہت زیادہ مہربانی۔

جناب سپیکر: نماز اور چائے کیلئے پندرہ منٹ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

ایک آواز: کورم پورا نہیں۔

Mr. Speaker: Pointed out; countdown.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: Only seven.۔ دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: Countdown, please۔ میں نے پندرہ منٹ کا ٹائم دیا تھا وقفے کیلئے۔

جناب محمد جاوید عباسی: نماز پڑھ رہے ہیں سر۔

جناب سپیکر: نہیں تو Thirty minutes ہوگئے، Thirty minuets میں تو تراویح بھی مفتی صاحب پڑھالیتے ہیں۔ مفتی صاحب، نہیں تو تراویح بھی آپ پڑھالیتے Thirty minuets میں۔

(قہقہہ)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سپیکر صاحب! په دے سلسله کښے به زه یوه خبره درته او کړمه۔

جناب سپیکر: کورم پوائنٹ آؤټ شوے دے جی۔

قائد حزب اختلاف: نه هغه خو دے خو کم از کم لږ، لکه دومره د افسوس خبره ده چه د دے صوبے سره څه لګیا دی او دا زمونږ د وزراء حال دے چه په سیلاب باندے خبره ده، مونږ د پی ډی ایم اے نه خفګان کوؤ او دومره چا سره غم نشته۔ د لته دومره بے حسی ده چه قسم په خدائے جی سړی ته خندا ورشی ورپورے نو ډیره د افسوس خبره ده جی، لکه مونږ به د هغه نه څه ګیله کوؤ، د فیډرل ګورنمنټ نه؟

Mr. Speaker: Only thirteen.

قائد حزب اختلاف: مونږ به د بینک نه څه کوؤ-----

Mr. Speaker: This is very strange. This is kept pending, this is kept pending for next. "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Awais Ahmed Ghani, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall stand prorogued on Monday 18th October, 2010 till such date as hereafter be fixed".

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہوگیا)